

www.HallaGulla.com

رَشکِ قمر

اُستاد قمر جلالوی

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People

تمہارے چاند سے رخ کی قسم میں ہی ہوں قمر
جگر کا داغ دیکھا دوں جو اعتبار نہ ہو

www.HallaGulla.com

ترتیب: مجاہد لکھنوی
فرید سہمش

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People

ترتیب

صفحہ نمبر	کلام	نمبر شمار
	عرضِ ناشر	1
	سوانحی خاکہ	2
	تعارف	3
	غزلیات و قطعات	4
	بارغِ عالم میں رہے شادی و ماتم کی طرح	5
	حکمِ صیاد ہے تا ختم تماشا ہے بہار	6
	وہ نہ آئیں گے کبھی دیکھ کے کالے بادل	7
	اس میں کوئی فریب تو اے آسمان نہیں	8
	پھونک دیا بجلی نے گلشن	9
	لے کے قاصد خبر نہیں آتا	10
	وعدہ وصل کے ایفا سے پشیمان ہو کر	11
	تجھے کیا ناصحا احباب خود سمجھائے جاتے ہیں	12
	ابرو تو دیکھا دیکھئے شمشیر سے پہلے	13
	نہ آئیں وہ تو کوئی موت کا پیغام آ جائے	14

- 15 جمالِ رخ پہ ٹھرتی نہیں نظر پھر بھی
- 16 آہن کر جلے ہوئے دل کی
- 17 حدیثِ وثق یہاں معتبر نہیں ہوتی
- 18 پھر نہ کہنا ہم کونالوں سے پریشانی ہوئی
- 19 ختمِ شبِ قصہ مختصر نہ ہوئی
- 20 حسن کب عشق کا ممنوں وفا ہوتا ہے
- 21 جا تر سا ہی گیا حشر میں لاچار مجھے
- 22 ان پہ ظاہر مرے ارماں کسی عنوان ہوتے
- 23 پھر کہو گے تم مقابل کی سزا کے واسطے
- 24 وہاں ملو گے یہ مانا جو تم یہاں نہ ملے
- 25 ہو گئے ان سے ترکِ پیام
- 26 قسمت کے کب جا گے درباں
- 27 یاد رکھ دیدہ ترا شکِ بھونکا کوئی
- 28 دنیائے وفانام سے آباد رہے گی
- 29 تربت کہاں لوحِ سر تربت بھی نہیں ہے
- 30 کہاں بچکے جائیں ٹھکانہ کہاں ہے
- 31 یہ کہہ کر کر دیئے میری قسمت میں نالے

کرتے بھی کیا حضور نہ جب اپنے گھر ملے	32
آیا پیغامِ تباہی کا ادھر سے پہلے	33
چمن روئے ہنسے شبنم بیاباں پر نکھار آئے	34
اشک جو چشمِ عشق میں آئے	35
وہ آغازِ محبت کا زمانہ	36
دریادلی کہوں تری کیا ساقیا کہ بس	37
بجز تمھارے کسی سے کوئی سوال نہیں	38
شیخِ آخریہ صراحی ہے کوئی خم تو نہیں	39
گلشن کا اعتبار نہیں اس زمانے میں	40
حسین رُخ پہ زلفیں جو دالی گئیں ہیں	41
کہیں فریاد بھی محتاجِ اثر ہوتی ہے	42
دل اگر ہوتا تو مل جاتا نشانِ آرزو	43
کچھ خاک چند خارِ مغلیاں لئے ہوئے	44
وہ اگر بن سنور گئے ہوں گے	45
قاتلِ بہار گل سے ہے گلزار دیکھئے	46
خوشی بھی چھین لی محروم بھی کیا غم سے	47
وہ نکلے ہیں قیامت کی گھڑی ہے	48

کسی صورت سحر نہیں ہوتی	49
ہمارے کارواں کو پیش ایسی راہ گزر آئی	50
دیکھئے ہو گئی بدنام مسیحا کی بھی	51
نشاں کیونکر مٹا دیں یہ پریشانی نہیں جاتی	52
مسرور تھے کیا کیا روزِ ازل سمجھے تھے ہمیں غم کیا ہوگا	53
یہ راز بہاگلشن ہے اس راز کو کیا سمجھے کوئی	54
کوئی آیا ہی نہیں اور پہ الزام کہاں	55
دیکھو تو تم کو کتنا غرورِ شباب ہے	56
گر نہ تھی شمع ہار ہونا تھا	57
کھلوائے نہ مجھ سے خلش کیوں جگر میں ہے	58
کبھی کہا نہ کسی نے ترے فسانے کو	59
چشمِ میں روتی ہے شبنم اُسی کلی کے لیے	60
دل میں بے گنتی بتانِ وفا کیوں ہو گئے	61
بوسہ خال کی قیمت مری جاں ٹھری ہے	62
دیکھ کتنی ہے حسیں پھول پہ شبنم رہ کر	63
حشر تو تم لے چکے وعدہ وفا کی کے لئے	64
تخلیقِ کلام سے عیاں ہے	65

بات بھی کرتا نہیں اب بلبلِ ناشاد شے	66
خبر جو اڑ نہ سکی آپکے ستانے کی	67
پیچ و خم زلف کے محدود رہے شانے تک	68
دہائی ہے تری تو لے خبر اولامکاں والے	69
وحشت نے بخیہ گر کو پریشاں بنادی	70
رتبہ منصور ہوتا عشق میں حاصل مجھے	71
اس ترے سر کی قسم فرق سرِ موبھی نہیں	72
خیر پھر جو تری خوشی ہوتی	73
خوش باغبان نے رکھا صیاد نے صحن میں	74
یہ رستے میں کس سے ملاقات کر لی	75
کہیں بھی میرا ٹھکانہ نہیں زمانے میں	76
تمہیں اپنے انصاف سے یہ بتا دو اگر ہم نہ ہوتے تو کس کو ستاتے	77
آتے ہی فصلِ گل نہ رہا اختیار میں	78
نا خدا کا آسرا تو ہیں ہے اے دل نہ دیکھ	79
چمن والے بجلی سے بولے نہ چالے	80
گر یہ ہے سوز کا عالم دلِ ناکام کے ساتھ	81
شرف نہیں ہے جو کسی کو جو آدمی کے لئے	82

- 83 تم اپنی یاد سے کہہ دو نہ جائے چھوڑ کے دل
- 84 غمِ بلبلِ چمن میں کم نہیں ہے
- 85 تم پر ہنسے تھے پھول بجا ہے ملال ہو
- 86 شیخِ شغلِ شراب ہونا تھا
- 87 سوال چھوڑ کے حالت یہ کیوں بنائی ہے
- 88 قسم دے دے کے ساقی ساغرِ مے دے نہ تو مجھ
- 89 کسی کا نام لو بے نام افسانے بہت سے ہیں
- 90 خراب تو لے بے مروت کسی کی !!
- 91 بہاروں میں یہ بھی ستم دیکھتے ہیں
- 92 لاکھ ہوں خاموش پھر بھی قابلِ توقیر ہوں
- 93 ترے ثار نہ دیکھی کوئی خوشی میں نے
- 94 باردا من پر ترے مجھ کو گوارا تو نہ تھا
- 95 پیٹے ہی سرخ آنکھیں ہیں مستِ شباب کی
- 96 روزِ جان ترے کوچے میں پریشاں ہونا
- 97 نشیمنِ اہلِ چمن کو تو بارہونہ سکا
- 98 خیالِ دیر و حرم میں بدل بھی جاتے ہیں
- 99 شوقِ دید آنکھوں میں اور ملنے کی حسرت دل میں ہے

خوب حیلہ ہے کہ پیاں کہن یا نہیں	100
تم میں جو بات ہے وہ بات نہیں آئی ہے	101
کوئی دنیا میں ہے مجھ سا خنما برباد بھی	102
اب یہ نوبت آگئی ناکامی تقدیر سے	103
سوزِ دل حد سے سوا ہوا شک افشانی نہ ہو	104
ان کیسے رفو پیرا ہن ہو اس آوارہ دیوانے کا	105
دل میں طاقت بھی ہے	106
پھول ہنس نکلے جو نکلا دستِ گلچیں خار سے	107
یہ سوچ کر وہ نظر آئیں گے کہیں نہ کہیں	108
مزار مختصر ہے اور میں ہوں	109
نہ جانے کتنے سرائے جہاں سے گزرے ہیں	110
آنکھ کے آنسو پہ دل گھبرا گیا	111
عزیز گھر سے میت مری اٹھا کے چلے	112
قطعہ	113
آہ بھر کر یاد کرتے ہو ہر افسانے کے ساتھ	114
مزرہ ہے حشر میں دونوں ہوں بے بلائے ہوئے	115
قطعہ	116

- 117 کس یاس سے مرے ہیں مریض انتظار کے
- 118 خوشی میں آئے تھے اہل وطن سے ملِ مل کے
- 119 قطعہ
- 120 قیدیوں کو کچھ پاس تمہارا دامن گیر تھا
- 121 ملا نہ مجھ سا جو اہل وفا تو کیا ہوگا
- 122 قطعہ
- 123 بڑھی جاتی ہے رسوائی جنونِ فتنہ ساماں کی
- 124 تم ہم سے جو کتراتے ہوئے پھرتے ہو
- 125 یہ روزِ حشر کا اور شکوہ وفا کے لئے
- 126 سمجھ لی ہے بہاروں میں نگاہِ آسمان میں نے
- 127 قطعہ
- 128 ہزاروں فریاد کر رہے ہیں مگر کسی پر نظر نہیں ہے
- 129 نبضیں چھوٹی رہتی ہیں اور روح روانہ ہوتی ہے
- 130 باغِ اے مالکِ روزِ ازل مشکل سہی
- 131 امید آج بہت کم ہے زندگانی کی
- 132 قطعہ
- 133 کبھی جو آنکھ پہ کیسوئے یار ہوتا ہے

- 134 سمجھ کے غیر مجھے اتنے پردہ دار نہ ہو
- 135 قطعہ
- 136 ہم شکل کہہ دیا تھا رخ لا جواب کا
- 137 جب کوئی مونس نہ ہو کیونکر پریشانی نہ ہو
- 138 قطعہ
- 139 پھر اور کس نے لیا دل یہی تو ہے وسواس
- 140 رہا اس وقت تک تیرے اسیرِ غم نہ ہوتے
- 141 قطعہ
- 142 رازِ دل کیوں نہ کہوں سامنے دیوانوں کے
- 143 تبسم ان کا ہے تصویرِ گلِ فشانی کی
- 144 شمعِ محفل سے لو لگائی ہے
- 145 میں محبت چھوڑ دوں دیکھو یہ فرمانا زرا
- 146 آج دیوانے کچھ ایسے ترے در سے گزرے
- 147 یہ دردِ ہجر اور اس پر سحر نہیں ہوتی
- 148 شب کو مرا جنازہ جائی گا یوں نکل کر
- 149 قطعہ
- 150 شاید کچھ آگے آگئے کوئے بتاں سے ہم

- 151 نہ جاؤ ابھی تو رات ہے بادل بھی کالے ہی
- 152 رستے میں غیر مل گئے یارات ہو گئی
- 153 یہ برق کوندی پھرتی ہے کیوں زمانے میں
- 154 مری فصل گل نہ ہوئی تو کیا مرا باغباں نہ ہوا تو کیا
- 155 برنگ سبزہ مجھے پایمال کر دو
- 156 قطعہ
- 157 نہ رواے شمع پروانوں کا نازک دل نہیں ہوتا
- 158 مجھی پہ ختم سب اپنے کمال کر دو گے
- 159 قطعہ
- 160

عرضِ ناشر

اس سے قبل ہم ”غمِ جاوداں“ اور ”اوجِ قمر“ آپ کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ین دونوں مجموعوں کو توقع سے بڑھ کر قبولِ عام حاصل ہوا۔ ہمیں یہ اعتراف ہے کہ انکی مقبولیت میں ہماری کوششوں کے علاوہ خود استاد قمر جلالوی کی شخصیت اور ان کے کلام کی جاودانی کو بڑا دخل ہے۔

بہر حال استاد کی غزلوں کا یہ دوسرا مجموعہ جس کا نام اس سے قبل ”شبستانِ قمر“ تجویز کیا گیا تھا اب رشکِ قمر کے نام سے آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ یہ بات باعثِ مسرت ہے کہ اس دیوان کی ترتیب میں استاد کے نامور شاگردوں نے ہم سے بڑا تعاون کیا ورنہ ہمارے لیے اس کی تدوین مشکل ہو جاتی۔

استاد سے قربت رکھنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ اگر ان کے پاس مرحوم کا غیر مطبوعہ کلام یا اشعار ہوں تو وہ ہمیں ازراہ عنایت مرحمت فرمادیں۔ انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں شامل کر لیا جائے گا۔

امید ہے ”غمِ جاوداں“ اور ”اوجِ قمر“ کی طرح رشکِ قمر کو بھی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

مخلص

شیخ امجد علی و شیخ ارشد علی

[ناشر]

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People

سوانحی خاکہ

اصل نام: سید محمد حسین
تخلص: قمر

پیدائش: ۱۸۸۷ء نقصبہ جلالی ضلع علی گڑھ

خاندانی سلسلہ: آباؤ اجداد کا سلسلہ مشہور ایرانی شخصیت سید نجیب علی ہمدانی سے جاملتا ہے جن کے نام پر آج بھی نجیب علی کا نگلانی گاؤں آباد ہے۔

آباؤ اجداد کا پیشہ: مدتوں سپہ گری رہا۔ جو خدمات کے صلہ میں بعد کو زمین داری میں تبدیل ہو گیا۔ خود استاد کے پاس بھی خاصی زمین تھی لیکن فیاضانہ مزاج و دریا دلی نے انھیں گردش روزگار سے آگاہ کیا۔

جلالی کا ماحول: گھر گھر علم و ادب کا چرچا تھا۔ شعر و ادب کی محفلیں اکثر گرم رہا کرتی تھیں۔ استاد کے والد گرامی سید غلام سجاد حسین خود بھی صاحبِ ذوق تھے۔ اور شعر بھی کہتے تھے لیکن مشاعروں میں بحیثیت شاعر کبھی شرکت نہ کرتے تھے۔ اسی ماحول میں استاد نے آنکھ کھولی۔

تعلیم و تربیت: اس زمانے میں آج کی طرح اسکول اور کالج جگہ جگہ نہ تھے لہذا استاد نے گھر پر ہی تعلیم حاصل کی تھی۔

شاعری کی ابتداء: استاد کو شاعری وراثت میں ملی تھی۔ اسپر ماحول نے گویا جلا کردی نتیجہ میں ابھی ان کی عمر آٹھ سال کی ہی تھی کہ اشعار موزوں کرنے لگے۔ آواز میں غضب کا درد تھا

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People

رفتہ رفتہ مشقِ سخن کے ساتھ ساتھ ان کی شہرت قصبہء جلالی کی حدود میں سے نکل گئی۔ اسی زمانے میں استاد کا ایک قطعہ بہت مشہور ہوا تھا۔ فرماتے ہیں۔

جیسا کہ مجھ کو عشق ہے اس گل بدن کے ساتھ
بلبل کو بھی نہ ہو گا وہ شاید چمن کے ساتھ
جان اب کے بچ گئی تو قمر عہد بھی ہے یہ
اب دل لگائیں گے نہ کبھی سیم تن کے ساتھ
از واجی زندگی: ۱۹۲۹ میں محترمہ کنیر فاطمہ سے شادی ہوئی جن سے کوئی اولادِ زینہ نہیں ہے
صرف ایک صاحبِ زادی ہیں کنیر فاطمہ۔

استادِ گرامی: دلچسپ بات یہ ہے کہ ابھی ان کی عمر ۲۴ سال ہی کی تھی کہ جلالی اور علی گڑھ کے اکثر نوجوان اور جوان شعراء انہیں اپنا کلام دکھانے لگے تھے لیکن وہ خود شنگی سی محسوس کرتے تھے اور اسی لگن نے انہیں اس وقت کے مشہور استاد اور پختہ کار شاعر حضرت مینائی سے وابستہ کر دیا تھا۔ روایت ہے کہ انھوں نے حضرت امیر مینائی کی شان میں زانوائے ادب تہہ کرتے وقت یہ قطعہ بھی نذر کیا تھا۔

ازل	سے	معتقد	حضرت	امیر	ہو
اسی	لکیر	پہ	اب	تو	قمر فقیر
زر	قلیل	نہیں	ہوں	کہ	دیکھ
جو	دفن	رہتی	ہے	دولت	کثیر
				ہوں	میں

ہجرت: تقسیم ملک کے باعث استاد قمر جلالوی کو بھی ہجرت کرنی پڑی۔ اور گیارہ ستمبر ۱۹۷۸ء کو وہ اپنے اہل و اعیال اور مجھ حقیر [فضا جلالوی] کے ساتھ پاکستان تشریف لے آئے تھے۔

شہرت و اعزاز: استاد قمر جلالوی کو بہت جلد برصغیر میں وہ شہرت حاصل ہو گئی جس کے لئے لوگ تمنا کرتے ہیں۔ جب تک ہندوستان میں رہے وہاں بھی اور پاکستان آنے کے بعد یہاں بھی کوئی اہم اور قابل ذکر مشاعرہ ایسا نہ تھا جس میں وہ شریک نہ ہوئے ہوں۔ حکومت پاکستان نے ۱۹۵۹ء میں ان کی ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے ڈیڑھ سو روپے ماہوار وظیفہ مقرر کیا۔

دوسری بار ۱۹۶۶ء میں صدر مملکت نے پانچ سو روپے انہیں ایک بڑے جلسے میں عطا فرمائے۔

مزاج: استاد بہت سادہ لواور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ اتنی قدر و منزلت کے باوجود غرور اور تمکنت کا نام نہ تھا۔ محفل میں جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ وہ بڑے خوش فکر، خوش طبع، اور دل کے غنی تھے۔ کسی کی تکلیف نہ دیکھ سکتے تھے۔ ضرورت مند کو جو کچھ موجود ہوتا دے دیتے تھے۔ بچوں میں بچے اور بڑوں میں بڑے تھے۔ تحریر بہت پخت تھی کسی کام میں عار نہ تھا۔ معاش کے لئے بہت جتن کئے لیکن گردشِ روزگار نے تین سے نہ بیٹھنے دیا یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں دردِ دل کے ساتھ غمِ روزگار کی تصویر بھی جگہ جگہ ملتی ہے۔ استاد نے طویل عمر پائی۔ اکیاسی سال کی عمر میں بعارضہ یرقان کراچی میں انتقال فرمایا۔ [اللہ تعالیٰ مغفرت

فرمائے۔

تاریخ انتقال: ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء

معروف شاگرد: برصغیر میں یوں تو استاد کے بے شمار شاگرد ہیں بہت سے ایسے بھی ہیں جو اب منکر ہو چکے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو جو کسی اور کے شاگرد ہونے کے باوجود اصلاح لیتے رہے۔ بہر حال معروف شاگردوں میں جناب شبیر حسین شبر۔ خورشید علی خورشید۔ جناب سجاد حسین حدف۔ سری کشنر شاد بہار۔ سری راج بہادر راج۔ سری راج نرائن ساجد۔ ٹھا کر کرن سنگھ کرن۔

اور پاکستان میں مسٹر دہلوی۔ جناب ایاز بجنوری۔ جناب حافظ بریلوی۔ جناب مخمور بھوپالی۔ جناب عطا اللہ بخار۔ جناب اعجاز اجمانی۔ جناب پریم الہ بادی۔ جناب سرور کانپوری اور خاکسار۔

فضا جلالوی

شاگرد رشید استاد قمر جلالوی

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People

تعارف

استاد قمر جلالوی مرحوم سے میرا پہلا تارف آج سے ۳۲-۳۳ سال پہلے ۱۹۴۵ء میں ہوا۔ جب وہ ایک مشاعرے کے سلسلے میں میرٹھ آئے تھے۔ دوسری جنگِ عظیم اختتام پر پہنچ رہی تھی لیکن اس کے سلسلے میں ہونے والے آل انڈیا مشاعروں کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ میرٹھ میں اتنا بڑا جس کو اس وقت کی ثقافتی تاریخ کا ایک واقعہ کہا جائے۔ مشاعرے میں ایک حفیظ جالندھری اور مرزا یگانہ کو چھوڑ کر ہندوستان کے سارے نامور اور سربراہ شعراء شریک تھے جن میں بزرگ بھی تھے۔ اور نوجوان بھی یہاں تک کے حضرت سائل دہلوی۔ حضرت بیخود دہلوی اور صفی لکھنوی تک نے شرکت کی تھی۔ مشاعرے کی دو نشستیں ہوئیں جو پوری رات جاری رہیں پہلی نشست طرچی تھی۔ مصرعہ تھا

جام آہی گیا _____

استاد قمر نے دونوں نشستوں میں شعر سنائے جو رات کے رات مشاعرہ گاہ سے نکل کر پورے میرٹھ میں گونجنے لگے۔ اور شہر کا بچہ بچہ استاد کے مخصوص ترم میں بھی ان کے شعر پڑھنے لگا۔ طرح میں استاد قمر نے صرف تین شعر پڑھے۔ لیکن مشاعرہ لوٹ لیا۔ غالباً بیخود نے یاقینی نے یہ کہہ کر داد دی کہ آپ نے شعر نہیں سنائے۔ سید پرتر شول مارا ہے۔ لیکن میرٹھ میں استاد قمر کی اصل شہرت ان کی غیر طرچی غزل سے ہوئی جس کی ردیف قافیہ ہے۔ محفل سے ہم۔ منزل سے ہم۔ اس کے بعد پاکستان میں استاد سے سینکڑوں ملاقاتیں ہوئیں کئی مشاعروں میں ساتھ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ لیکن میرے ذہن میں یں کی بنیادی

تصویر میرٹھ کے اسی مشاعرے سے وابستہ رہی اور اسی غزل کے کئی شعرا اب تک مجھے یاد ہیں۔

اب نہ آوازِ جرس ہے نہ گردِ کارواں
یا تو منزل یہ گئی یا رہ گئے منزل سے ہم
روکتا تھا نہ خدا کشتی کہ طوفان آگیا
تم جہاں پر ہو بس اتنی دور تھے ساحل سے ہم
ڈوب جانے کی خبر لائی تھیں موجیں تم نہ تھے
یہ گواہی بھی دلا دیں گے لبِ ساحل سے ہم

استاد قمر کے کلام میں جو خوبیاں بعد میں پائی گئیں اور جنہیں ان کے کلام کا جوہر کہنا چاہیئے وہ سب ان کے اشعار میں موجود ہیں۔ بیان کی برجستگی اسلوب کی سلاست ایک چھتی ہوئی بات کہنے کا انداز اور اس کے ساتھ ایک مخصوص قسم کی ڈرامائیت۔ یہ ڈرامائیت جو مثلاً اشعر میں موجود ہے۔

ڈوب جانے کی خبر لائی تھیں موجیں تم نہ تھے
یہ گواہی بھی دلا دیں گے لبِ ساحل سے ہم

استاد قمر کی کلام کی ایک خصوصیت جو ان کے اچھا میں تاثیر کی بحالیاں بھر دیتی ہیں۔ زمانہ

اب بہت بدل ہکیا ہے۔ شعر و ادب کی دنیا تبدیل ہو کر کچھ سے کچھ ہو گئی ہے۔ مزاق سخن میں کچھ ایسی تبدیلیاں ہوئیں ہیں کہ لوگ آتش و مصفی کو بھی شاعر نہیں مانتے تو بیچارے قمر کس گنتی میں ہیں۔ لیکن یہ بات پوری دیانت اور خلوص سے کہتا ہوں کہ قمر جلالوی ایک بڑی روایت کے آخری مقبول شاعر تھے۔ ان کے کلام میں وہ مزہ تھا جو انہیں کے ساتھ اور اس بڑی روایت کے خاتمے کے ساتھ شاعری سے رخصت ہو گیا۔

سلیم احمد۔

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People

☆

باغِ عالم میں رہے شادی و ماتم کی طرح
پھول کی طرح ہنسے رو دیئے شبنم کی طرح

شکوہ کرتے ہو خوشی تم سے منائی نہ گئی
ہم سے غم بھی تو منایا نہ گیا غم کی طرح

روزِ محفل سے اٹھاتے ہو تو دل دکھتا ہے
اب نکلواؤ تو پھر حضرتِ آدم کی طرح

لاکھ ہم رند سہی حضرتِ واعظ لیکن!
آج تک ہم نے نہ پی قبلہء عالم کی طرح

تیرے اندازِ جرات کے ثار اے قاتل
خون زخموں پہ نظر آتا ہے مرہم کی طرح

خوفِ دل سے نہ گیا صبح کے ہونے کا قمر
وصل کی رات گزاری ہے شبِ غم کی طرح



حکمِ صیاد ہے تا ختم تماشاے بہار
ساری دنیا کہے بلبل نہ کہے ہائے بہار

صبح گلگشت کو جاتے ہو کہ شرمائے بہار
کیا یہ مطلب ہے گلستاں سے نکل جائے بہار

منہ سے کچھ بھی دمِ رخصت نہ کہا بلبل نے
صرف صیاد نے اتنا تو سنا ہائے بہار

یہ بھی کچھ بات ہوئی گل ہنسے تم روٹھ گئے
اُس پہ یہ ضد کہ ابھی خاک میں مل جائے بہار

تیرے قربان قمر منہ سرِ گلزار نہ کھول
صدقے اس چاند سی صورت پہ نہ ہو جائے بہار



وہ نہ آئیں گے کبھی دیکھ کے کالے بادل
دو گھڑی کے لئے اللہ ہٹالے بادل

آج یوں جھوم کے کچھ آگئے کالے بادل
سارے میخانوں کے کھلوا گئے تالے بادل

آسمان صاف شبِ وصل سحر تک نہ ہوا
اُس نے ہر چند دعا مانگ کے ٹالے بادل

بال کھولے ہوئے یوں سیر سرِ بام نہ کر
تیری زلفوں کی سیاہی نہ اڑالے بادل

وقتِ رخصت عجب انداز سے ان کا کہنا
پھر دعا کل کی طرح مانگ بلا لے بادل

میں تو برسات میں بھی چاندنی صدقہ کر دوں
اے قمر کیا کروں جب مجھ کو چھپالے بادل



اس میں کوئی فریب تو اے آسمان نہیں
بجلی وہاں گری ہے جہاں آشیاں نہیں

صیاد میں اسیر کہوں کس سے حالِ دل
صرف ایک تو ہے وہ بھی مرا ہم زباں نہیں

تم نے دیا ہماری وفاؤں کا کیا جواب!
یہ ہم وہاں بتائیں گے تم کو یہاں نہیں!

سجدے جو بت کدے میں کئے میری کیا خطا
تم نے کبھی کہا یہ مرا آستان نہیں؟

گم کردہ راہ کی کہیں مٹی نہ ہو خراب
گرد اس طرف اڑی ہے جدھر کارواں نہیں

کیوں شمع انتظار بجاتے ہو اے قمر
نالے ہیں یہ کسی کے سحر کی اداں نہیں



پھونک دیا بجلی نے گلشن
دیکھ لیا انجامِ نشین

تیری نظر اور وہ رُخ روشن!
ہوش میں آ دیوانہ مت بن

فکر مجھے آباد ہو گلشن
برق کی نظریں سوئے نشین

بعدِ فنا او عشق کے دشمن
تیری ٹھوکر میرا مدفن

باغ میں کوئی کیسے بچائے
لاکھ بلائیں ایک نشین

نا سمجھی کانٹوں کی دیکھی
چھوڑ دیا گلچیں کا دامن



لے کے قاصد خبر نہیں آتا
جانے کیوں لوٹ کر نہیں آتا

دل کسی اور پر نہیں آتا
تم سے اچھا نظر نہیں آتا

شکوہ بے وفائی گل کیا
باغباں تک نظر نہیں آتا

اُف یہ تاریکی چپ نہیں آتا
کوئی اپنا نظر نہیں آتا

شب کو میں ین کے گھر گئی تو کہا
دن کو تو اے قمر نہیں آتا

نامہ بر ان کا میں غلام نہیں آتا
جا کے کہ دے قمر نہیں آتا



وعدہ وصل کے ایفا سے پشیاں ہو کر
وہ تصور میں بھی آتے ہیں تو پنہاں ہو کر

شوق دیدار شہیدوں کو ہے کون ان سے کہے
سیر کو جائیں سوئے گورِ غریباں ہو کر

فاتحہ پڑھ کے مری قبر سے قاتل جو اٹھا
خاک اُڑ اُڑ کر لپٹنے لگی ارماں ہو کر

میں شبِ وعدہ تصور میں انہیں لے آیا
در پہ بیٹھے ہی رہے غیر نگہبان ہو کر

شمع تتربت پہ میری دیکھ کے بے مونس و یار
پھول پھولتا صبح چڑھاتی رہی گریاں ہو کر

رات بھر ڈر ہی رہا صبح کے ہونے کا قمر
وصل کی رات کئی ہے شبِ ہجران ہو کر



تجھے کیا نا صھا احباب خود سمجھائے جاتے ہیں
ادھر تو کھائے جاتا ہے ادھر وہ کھائے جاتے ہیں

چمن والوں سے جا کر ان نسیم صبح کہ دینا
اسیرانِ قفص کے آج پر کٹوائے جاتے ہیں

کہیں بیڑی اٹکتی ہے کہیں زنجیر الجھتی ہے
بڑی مشکل سے دیوانے تیرے دفنائے جاتے ہیں

انھیں غیروں کے گھر دیکھ رہے اور انکار ہے ان کو
میں باتیں پی رہا ہوں اور وہ قسمیں کھائے جاتے ہیں

خدا محفوظ رکھے نالہ ہائے شامِ فرقت سے
زمیں بھی کانپتی ہے آسمان تھرائے جاتے ہیں

کوئی دمِ اشک تھمتے ہی نہیں ایسا بھی کیا رونا
قمر دو چار دن کی بات ہے وہ آئے جاتے ہیں



ابرو تو دیکھا دیکھئے شمشیر سے پہلے
تقصیر تو کچھ ہو مری تعزیر سے پہلے

معلوم ہوا اب مری قسمت میں نہیں تم
مانا تھا مجھے کاتبِ تقدیر سے پہلے

اے دستِ جنوں توڑ نہ دروازہ زنداں!
میں پوچھ تو لوں پاؤں کی زنجیر سے پہلے

اچھا ہوا آخر مری قسمت میں ستم تھے
تم مل گئے مجھ کو فلکِ پیر سے پہلے

بیٹھے رہو ایسی بھی مصور سے حیا کیا
کاہے کو کھینچے جاتے ہو تصویر سے پہلے

دیکھو تو قمر ان کو بلا کر شبِ وعدہ
تقدیر پہ برہم نہ ہو تدبیر سے پہلے



نہ آئیں وہ تو کوئی موت کا پیغام آجائے
وہی اپنا ہے آڑے وقت پر جو کام آجائے

شبِ فرقت قیامت اے دلِ ناکام آجائے
اگر جل کر بھڑکنے پر چراغِ شام آجائے

کہیں پر بیٹھ جا کیا دیکھتا ہے بزمِ ساقی میں
خدا معلوم پہلے کس طرف سے جام آجائے

فسانہ کہ رہے ہیں آج وہ اپنی محبت کا
خدا ایسا کرے میرا کہیں پر نام آجائے

خدا معلوم اس طائر کے دل پر کیا گزرتی ہے
جو پر تو لے ہوئے ہو اور زیرِ دام آجائے

قمر اک دن سفر میں خود ہلالِ عید بن جاؤں
اگر قبضے میں میرے گردشِ آیام آجائے



جمالِ رخ پہ ہٹتی نہیں نظر پھر بھی
اُتاری جاتی ہے ان کی نظر گزر پھر بھی

کوئی ٹھکانہ ہے صیاد بد گمانی کا
قفس میں قید ہوں کاٹے ہیں میرے پر پھر بھی

ملاں کر دلِ مضطر نہ ان کے جانے کا
خدا نے چاہا تو آئیں گے وہ ادھر پھر بھی

وہ کہ رہے ہیں کل آئیں گے ہم بتا تو دیا
لگا رکھی ہے یہ تم نے اگر مگر پھر بھی

ہزار عیشِ قفس میں سہی وہ بات کہاں
کہ اپنا گھر ہوا کرتا ہے اپنا گھر پھر بھی !

قمر یہ مانا کہ تم احتیاط برتو گے!
کسی کے رخ سے جو ٹکرا گئی نظر پھر بھی



آہ سن کے جلے ہوئے دل کی!
کانپ اٹھی لو چراغ محفل کی

بے کھلا پھول توڑنے والے
یہ تو تصویر ہے مرے دل کی

یا تو بھولا ہے نا خدا رستہ
یا حدیں ہٹ گئیں ہیں ساحل کی

وہ جو اب آئینے میں دیکھتے ہیں
خیر ہو چوٹ ہے مقابل کی

میری کشتی کا رخ بدلنے دو
موج لے لے گی پناہ ساحل کی

راہبر خود بھٹک گئے رستہ
ہو قمر خیر اب تو منزل کی



حدیثِ عشق یہاں معتبر نہیں رہتی
نظر میں ہو جو خیانت نظر نہیں رہتی

مریضِ غم پہ یک ایسی بھی شام آتی ہے
کہ چارہ گر کہ امید سحر نہیں رہتی

مریضِ یں کی صدا سن کے چونک اٹھتا ہے
پھر اس کے بعد کسی کی خبر نہیں رہتی

ہزار باغِ محبت پہ آفتیں ٹوٹیں
یہ شاخِ نخل وفا بے ثمر نہیں رہتی

بنائیں اب انہیں رہبر نہ قافلے والے
کہ راہ میں جنہیں اپنی خبر نہیں رہتی

تمام اہلِ گلستاں نے کوششیں کر لیں
بہارِ حد سے زیادہ مگر نہیں رہتی



پھر نہ کہنا ہم کو نالوں سے پریشانی ہوئی
خواب میں سمجھا گئے جو بات سمجھانی ہوئی

شام ہی کو زلف سلجھائی جو سلجھانی ہوئی
دیکھئے وعدے کی شب کتنی پریشانی ہوئی

بات رہ جائے گی پہنچا دو جنازہ دو قدم
تم سمجھ لیا گہری بھر کی پریشانی ہوئی

تیر جھٹکے سے نہ کھینچو دیکھو ہم مر جائیں گے!
تم یہ کہہ کر چھوٹ جاؤ گے کہ نادانی ہوئی

جب کسی تیلی نے جنبش کی قفس بدلا گیا!
جب کوئی بازو میں پر آیا نگہبانی ہوئی

برق جب چمکی تو در ان کا نظر آیا قمر
خیر اندھیری رات میں اتنی تو آسانی ہوئی



ختم شب قصہ مختصر نہ ہوئی
شمر گل ہوگئی سحر نہ ہوئی

روئی شبنم جلا جو گھر میرا
پھول کی کم ہنسی مگر نہ ہوئی

حشر میں بھی وہ کیا ملیں گے ہمیں
جب ملاقات عمر بھر نہ ہوئی

آئینہ دیکھ کے یہ کیجئے شکر
آپ کو آپ کی نظر نہ ہوئی

سب تھے محفل میں ان کی محو جمال
ایک کو ایک کی خبر نہ ہوئی

سینکڑوں رات کے کئی وعدے
اُن کی رات آج تک قمر نہ ہوئی



حُسن کب وِشق کا مَمْنونِ وفا ہوتا ہے
لاکھ پروانہ مرے شمع پہ کیا ہوتا ہے

شغل صیاد یہی صبح و مسا ہوتا ہے
قید ہوتا ہے کوئی رہا ہوتا ہے

جب پتا چلتا ہے خوشبو کی وفا داری کا
پھول جس وقت گلستاں سے جدا ہوتا ہے

ضبط کرتا ہوں تو گھٹتا ہے قفس میں مرا دم
آہ کرتا ہوں تو صیاد خفا ہوتا ہے

خون ہوتا ہے سحر تک مرے ارمانوں کا
شامِ وعدہ جو وہ پابند حنا ہوتا ہے

چاندنی دیکھ کے یاد آتے ہیں کیا کیا وہ مجھے
چاند جب شب کو قمر جلوہ نما ہوتا ہے



جا ترس آہی گیا حشر میں لاچار مجھے
تو بھی کیا یاد کرے گا بت ۲ یار مجھے

دھوپ جب سر سے گزرتی ہے بیابانوں کی
یاد آتا ہے ترا سایہ دیوار مجھے

شکوہ جور غلط ہے تو چلو یوں ہی سہی
حشر کا دن ہے بڑھانی نہیں تکرار مجھے

دردِ دل رسمِ محبت ہے تجھے کیا معلوم
چارہ گر تو نے سمجھ رکھا ہے بیمار مجھے

ہچکی آ آ کے کسی وقت نکل جائے گا دم
آپ کیوں یاد کیا کرتے ہیں ہر بار مجھے

اے قمر رات کی رونق بھی گئی ساتھ ان کے
تارے ہونے لگے معلوم گراں بار مجھے



اُن پہ ظاہر مرے ارماں کسی عنوان ہوتے
میں نہ کہتا بھی تو آنکھوں سے نمایاں ہوتے

کیوں نہ رہنے دیا سر دوشِ عدو پر اپنا!
تیرے گیسو تو نہ تھے ہم جو پریشاں ہوتے

موت نے روک دیئے اشکِ مریضِ شبِ غم
یہ وہ تارے تھے جو دن کو بھی نمایاں ہوتے

کون دیوانہ انہیں چین سے رہنے دیتا
پھول اگر میری طرح چاکِ گریباں ہوتے

رات کیوں بال بکھیرے تھے نہ پوچھا میں نے
خواب کی بات تھی سرکار پریشاں ہوتے

اے قمر ہجر کی شب کٹ گئی دھوکہ ہے تمہیں
صبح ہوتی تو ستارے نہ درخشاں ہوتے



پھر کہو گے تم مقابل کی سزا کے واسطے
آئینے کو ہاتھ سے رکھ دو خدا کے واسطے

کعبہ دل کو نہ تا کو جفا کے واسطے
اے بتو! یہ گھر خدا کا ہے خدا کے واسطے

یا الہی کس طرف سے پاس ہے بابِ اثر
کونسا نزدیک ہے رستہ دعا کے واسطے

کہہ گئے کیا دیکھ کر نبضوں کو کیا جانے طیب
ہاتھ اٹھائے ہیں عزیزوں نے دُعا کے واسطے

تم ابھی نامِ خدا نو مشقِ ظلم وجود رہو
آسمان سے مشورہ کرلو جفا کے واسطے

مجھ کو اُس مٹی سے خالق نے بنایا ہے قمر
رہ گئی تھی جو ازل کے دن جفا کے واسطے



وہاں ملو گے یہ مانا جو تم یہاں نہ ملے
مگر یہ اور بتا دو اگر وہاں نہ ملے

وہ خارِ دشت نظر میں کھٹک رہے ہیں ابھی
جو مجھ سے چھین کے دامن کی دھجیاں نہ ملے

نہ کی جنوں میں بھی توہینِ آبلہ پائی
وہاں پہ رُک گئے کانٹے ہمیں جہاں نہ ملے

ذرا بلا کے تم اپنے خلیل سے پوچھو
تمہارے گھر پہ بھی ڈھونڈ آئے تم وہاں نہ ملے

خزاں نے آ کے چمن میں وہ تفرقہ ڈالہ
کہ مدّتوں مجھے صیادِ باغباں نہ ملے

مجھی غریب کے گھر کو قمرِ تباہ کیا
چمن میں برق کو اوروں کے آشیاں نہ ملے



ہو گئے اب ان سے ترک پیام
تو ہماری صبح نہ شام

پاس مجھے دیکھا تو کہا
آپ کا مطلب آپ کا نام

آپ اور ترک بزمِ غدو
خیر کبھی دیکھیں گے سلام

جھک گئیں محشر میں نظریں
ہو گئے اُن کے تیر تمام

قبر کی منزل بے تخصیص
شاہ و گدا کا ایک مقام

حشر کی محفل کیا کہنا
جس میں کسی کی روک نہ تھام

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People

جب سے قمر وہ چھوٹ گئے
ہوگئی شب کی نیند حرام

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



قسمت کے کب جاگے درباں
توڑ چکا جب میں درِ زنداں

اُن کے رخ پر گیسوئے پیچاں
لاکھوں کافر ایک مسلمان

ذکر ہماری کشتی کا ہے
ساحلِ ساحلِ طوفانِ طوفان

سوچو تو انسان میں کیا ہے!
ٹھیس لگے مر جائے انسان

دونوں کو بجلی نے
میرا گھر گلہائے گلستاں

اہلِ قفس کی خیر ہو
بیٹھا ہے صیادِ یارب پریشاں

کیا پھول بنا ہے گلشن گلستاں! نہیں ہیں دیتے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



یاد رکھ دیدہ تر اشک جو نکلا کوئی
محفلِ غیر میں ہو جائے گا رسوا کوئی

ہو تھ اٹھانے لگے دامن پہ قیامت والے
منہ چھپائے ہوئے جب حشر میں آیا کوئی

کل مریض شبِ فرقت کی عجب حالت تھی
کوئی خاموش تھا مصروفِ دعا تھا کوئی

پتلیاں پھر گئیں تھیں چھوٹ گئیں تھیں نبضیں
تم نہ آ جاؤ تو ہاتھوں سے چلا تھا کوئی

کر گئے کام قیامت کا شبِ غم نالے
رہ گیا تھام کے ہاتھوں سے کلیجہ کوئی

صورتِ آئینہ تصویرِ محفلِ تحیر بن کر
دیکھتا تھا تیری تیرے تماشا کوئی

اے قمر بعد میرے یہ بھی کسی سے نہ ہوا
چار پھول آکے جو تربت پہ چڑھاتا کوئی

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



دنیاۓ وف اناں سے آباد رہے گی
گر میں نہ رہوں گا تو میری یاد رہے گی

یارب جو بتوں کی یہی بیداد رہے گی
کاہے کو خدا کی تیری آباد رہے گی

آتو بھی مرے ساتھ لحد میں شبِ فرقت
اب کس کے یہاں خانماں برباد رہے گی

صیاد قفس میں مجھے رکھنے سے نتیجہ
میں قید رہوں گا نظر آزاد رہے گی

وہ آنکھ اٹھ کر بھی نہ دیکھیں گے کسی کو
جب تک میری حسرت کی نظر یاد رہے گی

ہم سامنے اللہ کے اسوانہ کریں گے
محشر میں تجھی سے تیری فریاد کریں گی

محشر پہ رکھے دیتے ہو دیدار کا وعدہ
صورت بھی قمر کی نہ تمہیں یاد رہے گی

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



تربت کہاں لوحِ سرِ تربت بھی نہیں ہے
اب تو تمہیں پھولوں کی ضرورت بھی نہیں ہے

وعدہ تھا یہیں کا جہانِ فرصت بھی نہیں ہے
اب آگے کوئی اور قیامت بھی نہیں ہے

اظہارِ محبت پہ برا مان گئے وہ
اب قابلِ محبت بھی نہیں ہے

کس سے تمہیں تشبیہ دوں یہ سوچ رہا ہوں
ایسی تو جہان میں کوئی صورت بھی نہیں ہے

تم میری عیادت کے لئے کیوں نہیں آتے
اب تو مجھے تم سے یہ شکایت بھی نہیں ہے

اچھا مجھے منظور قیامت کا بھی وعدہ
اچھا کوئی اب دور قیامت بھی نہیں ہے

باتیں یہ حسینوں کی سمجھتا ہے قمر کو ب
نفرت وہ جسے کہتے ہیں نفرت بھی نہیں ہے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



کہاں بچ کے جائیں ٹھکانہ کہاں ہے
سنا ہے زمیں سے بڑا آسمان ہے

بتا کون اب غیر کا مہماں ہے
یہ تیری قسم ہے یہ تیری زباں ہے

نشین یہ بلبل کا برق تپاں ہے
کہاں گر رہی ہے ارے بے زباں ہے

نہ کرتا رہا چاہے صیاد لیکن
تسلی تو تھی باغ میں آشیان ہے

خوشامد بہر حال کرنی پڑے گی
مخالف تو ہے دل مگر رازداں ہے

شب وصل رودادِ فرقہ نہ پوچھو
کہاں تک سنو گے بڑی داستان ہے

قمر آس کیوں تورتے ہو ابھی سے
فلک پر سحر کا ستارہ کہاں ہے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



یہ کہہ کر دیے میری قسمت میں نالے
تمہاری امانت تمہارے حوالے

بس اتنی ہے دوری یہ منزل یہ میں ہوں
کہاں آکے پھوٹے ہیں پاؤں کے چھالے

کروں ایسا سجدہ وہ گھبرا کے کہ دیں
خدا کے لیے اب تو سر کو اٹھالے

مریضِ شبِ غم کی سانسِ آخری ہے
چراغِ سحر لے رہا ہے سنبھالے

کبھی مر بھی چک اے مریضِ محبت
پریشاں بیٹھے ہیں گھر جانے والے

قیامت ہیں ظالم کی کچھی نگاہیں
خدا جانے کیا ہو جو نظریں اٹھالے

قمر میں ہوں مختار تنویر شب کا
ہیں میرے ہی بس میں اندھیرے اجالے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



کرتے بھی کیا حضور نہ جب اپنے گھر ملے
دشمن سے ہم کبھی نہ ملے تھے مگر ملے

بلبل پہ ایسی برق گری آنڈھیوں کے ساتھ
گھر کا پتہ چلا نہ کہیں بال و پر ملے

اُن سے ہمیں نگاہِ کرم کی امید کیا
آنکھیں نکال لیں جو نظر سے نظر ملے

وعدہ غلط پتے بھی بتائے ہوئے غلط
تم اپنے گھر ملے نہ رقیبوں کے گھر ملے

افسوس ہے یہی مجھے فصلِ بہار مین
میرا چمن ہوا اور مجھی کو نہ گھر ملے

چاروں طرف سے شمعِ محبت کی روشنی
پروانے ڈھونڈ ڈھونڈ کے لائی جدھر ملے

جن کو کیا تھا صبح ازل میں مرے سپرد
ہر شام آسمان پہ وہ تارے قمر ملے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



آیا پیغام تباہی کا ادھر سے پہلے
واسطہ مجھ کو پڑا ان کی نظر سے پہلے

فکر سامان کی ہوتی ہے سفر سے پہلے
اٹھنا پڑتا ہے مسافر کو سحر سے پہلے

دل تڑپتا ہے تو کھل جاتا ہے دردِ فرقت
بات مشہور ہوا کرتی ہے گھر سے پہلے

دل تو حاضر ہے پسند آ بھی گیا یا کہ نہیں
آپ یہ پوچھ تو لیں اپنی نظر سے پہلے

کیا خطا ان کی جو یہ کہہ دیا حال اچھا ہے
دیکھنے آئے تھے وہ دردِ جگر سے پہلے

لاکھ تڑپا کرے بیمارِ شبِ ہجر تو کیا!
صبح ہونے کی نہیں چار پہر سے پہلے

اب تو وہ دیکھ کے تاروں کو بھی شرماتے ہیں
یہ نہ تھا حال ملاقاتِ قمر سے پہلے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



چمن روئے ہنسے شبنم بیاباں پر نکھار آئے
اک ایسا بھی نیا موسم مرے پروردگار آئے

وہ سر کھولے ہماری لاش پر دیوانہ وار آئے
اسی کو موت کہتے ہیں تو یارب بار بار آئے

سرِ گورِ غریباں آؤ لیکن یہ گزارش ہے
وہاں منہ پھیر کے رونا جہان میرا مزار آئے

بہا اے چشمِ تر ایسا بھی اک آنسوِ ندامت کا
جسے دامن پہ لینے رحمت پروردگار آئے

قفس کے ہولنے ہم تو مگر اے اہل گلشن تم
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

نہ جانے کیا سمجھ کر چپ ہوں اے صیاد میں ورنہ
وہ قیدی ہوں گرچہ ہوں قفس میں بھی بہار آئے

قمر دل کیا ہے میں تو ان کی خاطر جان بھی دیدوں
مری قسمت اگر ان کو نہ پھر بھی اعتبار آئے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



اشک جو چشمِ عشق میں آئے
حسن نے سو الزام لگائے

تیری ان نظروں نے خالم
کتنے بگاڑے کتنے بنائے

ایسی جگہ رکھیں گے نشین
بجلی ڈھونڈھے اور نہ پائے

زنجیریں تعظیم کو اٹھیں
قید میں جب دیوانے آئے

دیکھا ہے دلِ انجامِ محبت
جان تو دے دے نہ لگائے

مجھ کو اٹھا کر بزم سے سن لو
کیا کہتے ہیں اپنے پرانے

تارے پر
صبح کے
قمر وہ
نکلے
شام کو
فلک پر
آئے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



وہ آغازِ محبت کا زمانہ
ذرا سی بات بنتی تھی فسانہ

قفس کو کیوں سمجھ لوں آشیانہ
ابھی تو کروٹیں لے گا زمانہ

یہ کہ کر صبر کرتے ہیں ستم پر
ہمارا بھی کبھی ہوگا زمانہ

قفس سے بھی نکالا جارہا ہوں
کہاں لے جائے دیکھو آب و دانہ

غرور اتنا نہ کر تیر ستم پر
کہ اکثر چوک جاتا ہے نشانہ

اگر بجلی کا ڈر ہوگا تو ان کو
بلندی پر ہے جن کا آشیانہ

کہانی درد دل کی سن کے پوچھا
قمر سچ کہہ یہ کس کا ہے فسانہ

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



دریا دلی کہوں تری کیا ساقیا کہ بس
پیماہ اپنے منہ سے یہ خود بول اٹھا کے بس

زکریٰ شبِ الم پہ کلچہ پکڑ لیا
کچھ اور بھی سنو گے مرا ماجرا کہ بس

اللہ جانے غیر سے کیا گفتگو ہوئی
اتنا تو میں بھی آیا تھا سنتا ہوا کہ بس

گو سنگ دل تھے وہ مگر آنسو نکل پڑے
اس بے کسی سے میرا جنازہ اٹھا کہ بس

اچھا تیری گلی سے میں جاتا ہوں پاسباں
کچھ اور کہنے سننے کو باقی ہے یا کہ بس

شب بھر ترے مریض کا عالم یہی رہا
نبضوں پہ جس نے ہاتھ رکھ کہہ دیا کہ بس

دن ہو کہ رات رونے سے مطلب ہمیں قمر
دل دے کے ان کو ایسا نتیجہ ملا کہ بس

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



بجز تمہارے کسی سے کوئی سوال نہیں
کہ جیسے سارے زمانے سے بول چال نہیں

یہ سوچتا ہوں کہ تو کیوں نظر نہیں آتا
مری نگاہ نہیں یا ترا جمال نہیں

تجاہل اپنی جفاؤں پہ اور محشر میں
خدا کے سامنے کہتے ہو تم خیال نہیں

یہ کہہ کے جلوے سے بہوش ہو گئے موسیٰ
نگاہ تھ سے ملاؤں مری مجال نہیں

میں ہر بہارِ گلستاں پہ غور کرتا ہوں
جلا نہ ہو مرا گھر ایسا کویء سال نہیں

خطا معاف کہ سرکارِ مٹہ پہ کہتا ہوں
بغیر آئینہ کہہ لو مری مثال نہیں

میں چاندنی میں بلاتا تو ہوں وہ کہہ دیں گے
قمر تمہیں مری رسوائی کا خیال نہیں

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



شیخ آخر یہ صراحی ہے کوئی خم تو نہیں
اور بھی بیٹھے ہیں محفل میں ہمیں تم تو نہیں

نا خدا ہوش میں آ ہوش تیرے گم تو نہیں
یہ تو ساحل کے ہیں آثار تلاطم تو نہیں

نازو اندازو ادا اد اہونٹوں پہ ہلکی سی ہنسی
تیری تصویر میں سب کچھ ہے تکلم تو نہیں

دیکھ انجام محبت کا برا ہوتا ہے!
مجھ سے دنیا یہی کہتی ہے بس ایک تم تو نہیں

مسکراتے ہیں سلیقے سے چن میں غنچے
تم سے سیکھا ہو اندازِ تبسم تو نہیں

اب یہ منصور کو دی جاتی ہے نا حق سولی
حق کی پوچھو تو وہ اندازِ تکلم تو نہیں

چاندنی رات کا کیا لطف قمر کو آئے
لاکھ تاروں کی بہاریں ہیں مگر تم تو نہیں

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



گلشن کا اعتبار نہیں اس زمانے میں
کل جانے کون آکے رہے آشیانے میں

صیاد کیوں قفس میں رہے بچلیوں کا ڈر
لا آگ ہی لگاتے چلیں آشیانے میں

بلی گری تو آگئی تنکوں میں بھی بہار
جیسے چراغ جلنے لگے آشیانے میں

آہیں بھریں تو آندھیاں برباد کر گئیں
نالے کئی تو لگ گئی آگ آشیانے میں

اے عندلیب وقت سے ڈر کل کی بات ہے
بیٹھے تھے ہم بھی تیری طرح آشیانے میں

صیاد اپنے گھر مجھے کس شے کی تھی کمی
سب کچھ تھا اک قفس کے سوا آشیانے میں

جو کچھ کہا سنا ہو مرے باغبان معاف
شاید ملوں نہ کل تجھے میں آشیانے میں

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



حسیں رُح پہ جو زلفیں جو ڈالی گئیں ہیں
سحر شام دونوں ملالی گئیں میں

کہیں اس طرف مے کدہ تو نہیں ہے
گھٹائیں ابھی کالی کالی گئیں ہیں

سرِ حشر وہ میرے شکووں پہ بولے
کہاں کی یہ بات نکالی گئیں ہیں

اب آسان سی ہو گئی ہے محبت
کہ پابندیاں سب اٹھا لی گئیں ہیں

نہ کیوں روئیں قسمت پہ اہل گلستاں
دعائیں غریبوں کی خالی گئی ہیں

محبت کی روداد تو ایک ہی ہے
مگر داستانیں بنالی گئیں ہیں

ستارے

جگمگاتے

چاندنی

کھلی

ہیں

گئیں

خالی

بھی

راتین

قمر ایسی

www.HallaGulla.com


<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



کہیں فریاد بھی محتاج اثر ہوتی ہے
وہ تو وہ ان کے فرشتوں کو خبر ہوتی ہے

دَم اُلٹتا ہے قضا پیش نظر ہوتی ہے
اِس شبِ غم کی مزاروں میں سحر ہوتی ہے

دل سنبھلتا ہے نہ تسکینِ جگر ہوتی ہے
کس بلا کی خلش تیر نظر ہوتی ہے

گہہ نظر چرغ پہ گہہ جانبِ در ہوتی ہے
راتِ فرقت کی بری طرح بسر ہوتی ہے

گر نہیں خواب تو کیوں پھول کھلے دیکھتا ہوں
فصل یہ تو مجھے صیاد کے گھر ہوتی ہے

فصلِ گل آتے ہی جلتا ہے نشیمن میرا
چرغ کی کوندنے والی مرے گھر ہوتی ہے

تیری فرقت میں کوئی مونس و ہن دم نہ رہا
اک شبِ غم ہے جو تنہا مرے گھر ہوتی ہے

جان دے دیں گے کسی دامنِ صحرا میں قمر
مرگیا کوں کہاں کس کو خبر ہوتی ہے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



دل اگر ہوتا تو مل جاتا نشانِ آرزو
تم نے تو مسمار کر ڈالا مکانِ آرزو

نہ مکمل رہ گیا آخر بیانِ آرزو
کہتے کہتے سو گئے ہم داستانِ آرزو

دل پہ رکھ لو ہاتھ پھر سننا بیانِ آرزو
داستانِ آرزو ہے داستانِ آرزو

حضرتِ موسیٰ یہاں لغزش نہ کر جانا کہیں
امتحانِ آرزو ہے امتحانِ آرزو

دل مرا دشمن سہی لیکن کہوں تو کیا کہوں
رازدانِ آرزو ہے رازدانِ آرزو

تم تو صرف اک دید کی حسرت پہ برہم ہو گئے
کم سے کم پوری تو سنتے داستانِ آرزو

دل نہ کیونکر خاطر تیر تمنا کی کرے
میزبان آرزو ہے میزبان آرزو

اے قمر کیونکر مٹاؤں اپنے دل سے دل کا داغ
یہ نشان آرزو ہے یہ نشان آرزو

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



کچھ خاک چند خارِ مغلیاں لئے ہوئے
بستی کو جا رہا ہوں بیاباں لئے ہوئے

دونوں تھے سامنے بصدِ ارماں لئے ہوئے
میں دل لئے ہوئے تھا وہ پریاں لئے ہوئے

اب تک تو میں نے کی تھی وفاؤں کی آرزو
اب تم پھرو گے دل مین یہ رماں لئے ہوئے

او مرنے والے لے کے چلا ہے بس اکِ کفن
ایسا سفر اور اتنا سا سماں لئے ہوئے

وہ صبح وصل کہتے تھے رخصت کو بور بور
میں چپ کھڑا تھا ہاتھ میں داماں لئے ہوئے

رسوا کروں گا دستِ جنوں کو گلی گلی
در در پھروں گا چاکِ گریباں کئے ہوئے

او آئینے کے دیکھنے والے ہمیں بھی دیکھ
ہم بھی کھڑے ہیں دل ہیں یہ ارمان لئے ہوئے

دیکھیں گچ سیر وہ تاروں کی اے قمر
نکلا ہے روشنی مہ تاباں لئے ہوئے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



وہ اگر بن سنور گئے ہوں گے
دیکھنے والے مر گئے ہوں گے

شام وعدہ اور انتظار ان کا
جانے وہ کس کے گھر کئے ہوں گے

تم بھ دیکھ آؤ مرنے والے کو
اب تو سب چارہ گر گئے ہوں گے

جب گرمی ہوگی باغ پر بجلی
اہل گلشن کدھر گئے ہوں گے

نیند آئی نہ ہوگی رات انہیں
نالے کیا بے اثر گئے ہوں گے

اوسر راہ منتظر ان کے
وہ تو کب کے گزر گئے ہوں گے

تم بھی اہل جنوں کو پوچھتے ہو
کیا خبر ہے کدھر گئے ہوں گے

چاندنی کم یکا یک اتنی قمر
بام سے وہ اتر گئے ہوں گے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



قاتل بہار گل سے ہے گلزار دیکھئے
ہر شاخ جھک کے بن گئی تلوار دیکھئے

ہیں شام سے کچھ اور ہی آثار دیکھئے
کیا صبح تک ہو حالت بیمار دیکھئے

بجلی سے لڑ گئی نگہ یار دیکھئے
وہ آسمان پہ چل گئی تلوار دیکھئے

نکلے ہمیں مدتوں میں قفس سے اسیر غم
ملتی ہے یا نہیں رہ گلزار دیکھئے

کب جاگتی ہے دیکھئے قسمت شب وصال
ہوتے ہیں کب وہ خواب سے بیدار دیکھئے

انکار اب جو حشر مین فرما رہے ہیں آپ
اب بات بڑھنے والی ہے سرکار دیکھئے

منصور کا معاملہ آگے بڑھائے کون
کہئے جو حق کی بات تو پھر درہا دیکنے

کہتے ہیں بیوفا تو قمر بے وفا سہی
اچھا کوئی اب اور وفا دار دیکنے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



خوشی بھی چھین لی محروم بھی کیا غم سے
یہ انتقام لیے کب کے آپ نے ہم سے

وہ منہ چھپاتے ہیں اب میرے اشکِ پیہم سے
پناہ مانگتا ہے آفتابِ شبنم سے

قدم قدم پہ خوشی نے جو کی دعا ہم سے
تعلقات بڑھانے پڑے ترے غم سے

چمن میں کون ہے صیاد برق جس سے ملے
چمن میں سب کی مدارات تھی مرے دم سے

زمانہ جان گیا حسن و عشق کیہ فطرت
مری دعا سے تمھاری نگہائے برہم سے

شراب خانے کی تعریف ہم سے پوچھ اے شیخ
بس ایک جامِ پیا اور چھٹ گئے غم سے

نتیجہ تم سے محبت کا ہم نے دیکھا ہے
خدا کرے کہ محبت نہ ہو تمہیں ہم سے

جگر کا داغ چھپاؤ قمر خدا کے لئے
ستارے ٹوٹے ہیں ان کے دیدہ نم سے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



وہ نکلے ہیں قیامت کی گھڑی ہے
جسے دیکھو اسے اپنی پرھی ہے

رہ الفت میں یہ مشکل پڑی ہے
شکستہ پاؤں ہیں منزل کڑی ہے

ابھی سے تم نے کیوں تیروں کو روکا
ابھی تو دل میں گنجائش بڑی ہے

میں انجامِ محبت سوچتا ہوں
دلِ بے تاب کو پنی پڑی ہے

خدا کے سامنے وہ بھی ہیں میں بھی ہوں
سرِ محشر قیامت کی گھڑی ہے

تمہیں کیوں شرم آتی ہے سرِ حشر
خدا کے سامنے دنیا کھڑی ہے

شبِ غم کی کہانی تم سنو گے
شبِ غم کی کہانی تو بڑی ہے

اٹھاتے ہی نہیں احباب میت
چلے آؤ زرا سی بات آپڑی ہے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



کسی صورت سے ادھر سے ادھر نہیں ہوتی
رات ادھر سے ادھر نہیں ہوتی

خوفِ صیاد ہے نہ برق کا ڈر
بات یہ اپنے گھر کی نہیں ہوتی

ایک وہ ہیں کہ روز آتے ہیں
ایک ہم ہیں خبر نہیں ہوتی

اب میں سمجھا ہوں کاٹ کر شبِ غم
زندگی مختصر نہیں ہوتی

کتنی پابندِ وضع ہے شبِ غم
کبھی غیروں کے غیروں گھر نہیں ہوتی

کتنی سیدھی ہے راہِ ملکِ عدم
حاجتِ راہبر نہیں ہوتی

سن لیا ہوگا تم نے حالِ مریض
اب دوا کارگر نہیں ہوتی

عرشہ پلٹا ہے میری خبر آہوں
لیکن ان کو نہیں سے ہوتی

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



ہمارے کارواں کو پیش ایسی راہ گزر آئی
نہ رہبر سازگار آئے نہ منزل سازگار آئی

کہاں تھی اے قضا تو کیوں نہ وقت انتظار آئی
ہماری زندگی چاروں طرف تجھ کو پکار آئی

ہزاروں ہو گئے بے آشیانہ آشیاں والے
بہار آئی مگر بربادیاں لے کر بہار آئی

پئے ارمانِ عاشق حسن خود بیتاب رہتا ہے
تجلی طور پر موسیٰ کی خاطر بے قرار آئی

بس اب اے ناخدا طوفان میں ہم کو ڈوب جانے دے
وہ روتے ہیں جنہیں کشتی کنارے پر اتر آئی

نظر کے سامنے ہیں گلشنِ عالم کی تاریکیاں
وہیں بجلی گری ہے جس گلستان پر بہار آئی

نشین چھوڑنا منظور لیکن یہ نہیں ممکن
خزاں کے دور دیکھوں اور کہہ دوں بہار آئی

یہ کہتے ہیں جفا بدنام کر دے گی زمانے میں
ترے آگے وہی بات اے بت بے اعتبار آئی

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



دیکھئے ہوگئی بدنم مسیحاؑ بھی
ہم نہ کہتے تھے کہ ٹلتی ہے کہیں آئی بھی

حسن خوددار ہو تو باعثِ شہرت ہے ضرور
لیکن ان باتوں میں ہو جاتی ہے اسوائی بھی

سینکڑوں رنج و الم دردِ مصیبتِ شبِ غم
کتنی ہنگامہ طلب ہے مری تنہائی بھی

تم بھی دیوانے کے کہنے کا برامان گئے
ہوش کی بات کہیں کرتے ہیں سودائی بھی

بال و پر دیکھ تو لو اپنے اسیرانِ قفس
کیا کرو گے جو گلستاں میں بہار آئی بھی

پاؤں وحشت میں کہیں رکتے ہیں دیوانو ں کے
توڑ ڈالیں گے یہ زنجیر جو پنہائی بھی

اے میرے دیکھنے والے تری صورت پہ نثار
کاش ہوتی تیری تصویر میں گویائی بھی

اے قمر وہ نہ ہوئی دیکھنے تقدیر کی بات
چاندنی رات جو قسمت سے کبھی آئی بھی

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



نشاں کیونکر مٹا دیں یہ پریشانی نہیں جاتی
 بگولوں سے ہماری قبر پہچانی نہیں جاتی

خدائی کی ہے ضد اے بت یہ نادانی نہیں جاتی
 زبردستی کی منوائی ہوئی مانی نہیں جاتی

ہزاروں بار مانی حسن نے ان کی وفاداری
 مگر اہل محبت ہیں کی قربانی نہیں جاتی

سحر کے وقت منہ کلیوں نے کھولا ہے پئے شبنم
 ہوا ٹھندی ہے لیکن پیاس بے پانی نہیں جاتی

قمر کل ان کے ہونے سے ستارے کتنے روشن تھے
 وہی یہ رات ہے جو آج پہچانی نہیں جاتی



مسرور تھے کیا کیا روزِ ازل سمجھے تھے ہمیں غم کیا ہوگا
اب قصّہ جنت سامنے ہے حسرتِ آدم کیا ہوگا

وہ شامِ الم آنے سے رہے اب دردِ جگر کم کیا ہوگا
باقی ہین سحر میں چار پہر اے خالقِ عالم کیا ہوگا

کیا فائدہ بلوانے سے اسے کہہ دے گا مجھے فرصت ہی نہیں
جو بزمِ طرف میں بیٹھا ہو وہ شاملِ ماتم کیا ہوگا

یہ رنج تو ہم سے پوچھ کے ہم گلزار سے لٹ کر آئے ہیں
اللہ ترے گھر کو رکھے صیادِ تجھے غم کیا ہوگا

ہم اپنا سمجھتے تھے جن کو وہ دشمن بنتے جاتے ہیں
اتنا تو زمانہ برہم ہے اب اور بھی برہم کیا ہوگا

اُس وقت حقیقت سمجھے ہین جب پیاس بھیجی ہے غنچے کی
کہتے ہیں چمن والے ورنہ اک قطرہ شبنم کیا ہوگا

جب بانی محفل ہونا حق پھر محفل والے کن میں ہیں
جب شمع کے رونے والے نہیں پروانوں کا ماتم کیا ہوگا

کیسے یہ مسلمانوں سے کہوں اب ان کی زبانیں بند کرو
اسلام کے دشمن کہتے ہیں اسلام منظم کیا ہوگا

مہمان بلا کے شب کو انہیں اس وقت تو خوش بیٹھے ہو قمر
جب صبح کا تارہ چمکے گا اس وقت کا عالم کیا ہوگا



یہ راز بہارِ گلشن ہے اس راز کو کیا سمجھے کوئی
شبِ نیم کو رلایا پھولوں نے یا رات کو شبِ نیم خود روئی

ہم تنگ ہیں اپنے جینے سے کرتا نہیں کوئی دل جوئی
ایسے میں وہ برہم بیٹھے ہیں تلوار اٹھا لانا کوئی

برسوں گزرے روتے روتے اک مدت میں نیند آئی ہے
وہ خواب میں ملنے آئے مین جاگ اٹھا قسمت سوئی

محشر میں ثبوتِ قتل پہ اب شرمائے سے کیا ہوتا ہے
جب خون کے چھینٹے باقی تھے تلوار نہ تم نے کیوں دھوئی

سب منہ دیکھے گی الفت تھی یہ حال کھلا مرنے پہ قمر
جب دفن ہوئے تو تربت پر دو پھول نہیں لاتا کوئی



کوئی آیا ہی نہیں اور پہ الزام کہاں
بس ہم ہی تم تھے گیا پھر دلِ ناکام کہاں

ہم جس آرام کو سمجھتے تھے وہ آرام کہاں
کھینچ لائی ہے ہمیں گردشِ آیام کہاں

وہ تماشے سے بھی بیزار نظر آتے ہیں
پھر یہ دیوانگی آئے گی مرے کام کہاں

تم تو ہو میرے دل و جان کے مالک مشہور
تم پہ آئے گا مرے خون کا الزام کہاں

پی بھی لے اُوک سے اے شیخ جو پنی ہے تجھے
یہ بلا نوشوں کی محفل ہے یہاں جام کہاں

ہم تو مے خانے میں غم اپنا غلط کر لیں گے
تو بتا جائے گی اے گردشِ آیام کہاں

شیخ نے مانگا ہے مجھ سے مری توبہ کا ثبوت
لانا ٹوٹے ہوئے رکھے ہیں مرے جام کہاں

تم بھی موسیٰ مع امت کے چلے آئے ہو
جلوہ خاص کہاں اور نگاہ عام کہاں

راستہ دیکھنا سورج تو قمر چھپ جائے
شام کے آنے کا وعدہ ہے ابھی شام کہاں



دیکھو تو تم کو کتنا غرورِ شباب ہے
یہ مرا خط ہے اور یہ تمہارا جواب ہے

باقی بس اتنا عرصہ روزِ حساب ہے
جب تک حضور آپ کے رخ پر نقاب ہے

میت یہ تم پکارتے ہو میں خموش ہوں
یہ آخری تمہارے ستم کا جواب ہے

بے آزمائے ہم تمہیں دل دے دو دیں مگر
سرکار آج کل زمانہ خراب ہے

اب تو قمر کے سامنے آؤ گے تم ضرور
میدانِ حشر اور یہ روزِ حساب ہے



گر نہ تھی شمع ہار ہونا تھا
کچھ تو بہر مزار ہونا تھا

گل کو مر جھا کے خار ہونا تھا
حسن بے اعتبار ہونا تھا

تیری ٹھوکر کی کیا خطا ظالم
بے نشاں یہ مزار ہونا تھا

جتنا بے چین میں ہوں ان کو بھی
میرے پروردگار ہونا تھا

روزِ محشر تھا شکوہ قاتل
خود جھے شرمسار ہونا تھا

مَر کے ملنی تھی رنج سے فرصت
ڈوب کر بیڑا پور ہونا تھا

جس کے اوپر نہ آسمان ہوتا
اس زمیں پر مزار ہونا تھا

ہو چکا ختم ان کے کا
جس قدر انتظار ہونا تھا

بے خودی میں قمر بتا بیٹھے
رازِ وصل آشکار ہونا تھا



کھلوائے نہ مجھ سے خلش کیوں جگر میں ہے
بندہ نواز بات ابھی گھر کی گھر میں ہے

دل جل رہا ہے اشک مگر چشمِ تر میں ہے
ہمسایہ آگ دیکھ کر بھی اپنے گھر میں ہے

دل خون ہو کے قافلہ اشکِ تر میں ہے
جس مین رہے تھے آپ وہ منزل سفر میں ہے

جبریل کو سنا ہے آگے نہ بڑھ سکے
وہ کوں سا مقام تری رہ گزر میں ہے

میں نے جو اہنا نام بتایا انہیں قمر
کہنے لگے کہ داغ دکھاؤ جگر میں ہے



کبھ کہا نہ کسی نے ترے فسانے کو
نہ جانے کیسے خبر ہوگئی زمانے میں

چمن میں برق نہیں چھوڑتی کسی صورت
طرح طرح سے بناتا ہوں آشیانے کو

دُعا بہار کی مانگی تو اتنے پھول کھلے
کہیں جگہ نہ رہی میرے آشیانے میں

چمن میں جانا تو صیاد دیکھ بھال آنا
اکیلا چھوڑ کے آیا ہوں آشیانے کو

مری لحد پہ پننگوں کا خون ہوتا ہے
حضور شمع نہ لایا کریں جلانے کو

سنا ہے غیر کی محفل میں تم نہ جاؤ گے
کہو تو آج سجالوں غریب خانے کو

دبا کے قبر میں چل دیے دعا نہ سلام
زرا سی دیر میں کیا ہو گیا زمانے کو

اب آگے اس میں تمہارا بھی نام آئے گا
جو حکم ہو تو یہیں چھوڑ دوں فسانے کو

قمر زرا بھی نہیں تم کو خوف رسوائی
چلے ہو چاندنی شب میں انہیں بلانے کو



چشم میں روتی ہے شبنم اُسی کلی کے لیے
خزاں نے جس کو اجازت نہ دی ہنسی کے لیے

ہر انقلاب نہیں ہے آدمی کے لیے
کبھی کسی کیلئے ہے کبھی کسی کے لیے

اب انقلاب جہاں اس سے بڑھ کے کیا ہوگا
کہ آدمی نہیں ملتا ہے آدمی کے لیے

الہی برق ہی آجائے اس نشیمن تک
کوئی چراغ نہیں گھر میں روشنی کے لیے

نہ جانے کونسا ظلم اور رہ گیا ہے قمر
دعا وہ مانگتے ہیں میری زندگی کے لیے



دل میں بے گنتی بتاں وفا کیوں ہو گئے
اک خدا کا گھر تھا یہ اتنے خدا کیوں ہو گئے

کیا ہوا گر کہہ دیا تم بے وفا کیوں ہو گئے
یہ خفا ہونے کی باتیں ہیں خفا کیوں ہو گئے

زندگی دشوار تر کردی خفا کیوں ہو گئے
اٹھ کے تم پہلو سے دردِ لا دوا کیوں ہو گئے

بات گر کچھ تھی تو وحشت میں تمہاری بات تھی
تم خفا ہوتے نہ ہوتے اقربا کیوں ہو گئے

ہم سفر کے چھوٹے کا ہوتا ہے کتنا ملال
رو رہے ہیں آبلے کانٹے جدا کیوں ہو گئے

اب خیال آتا ہے کشتی ڈوب کے آخر رہی
مفت میں منت گزرا خدا کیوں ہو گئے

یا الہی کونسا عقت آپرا بیمار پر!
یک بیک احباب مصروفِ دعا کیوں ہو گئے

ہم سے یہ سن کر کے اس گلشن سے بہتر تھا قفس
باغباں دینے لگے طعنے رہا کیوں ہو گئے

فصلِ گلشن دیکھتے ہیجانی رہی
اے قمر یہ پھول دودن میں ہوا کیوں ہو گئے



بوسہ خال کی قیمت مری جاں ٹھری ہے
چیز کتنی سی ہے اور کتنی گراں ٹھری ہے

چھیڑ کر پھر مجھے مصروف نہ کر نالوں میں
دو گھڑی کے لئے صیاد زباں ٹھری ہے

آہ پُر سوز کو دیکھ اے دل کبخت نہ روک
آگ نکلی ہے لگا کر جہاں یہ ٹھری ہے

صبح سے جنبش ابرو و مژہ سے پیہم
نہ ترے تیر رکے ہیں نہ کماں ٹھری ہے

دم نکلنے کو ہے ایسے میں وہ آجائیں قمر
صرف دم بھر کے لیے روح رواں ٹھری ہے



دیکھ کتنی ہے حسیں پھول پہ شبنم رہ کر
جیسے آجائے ترے رخ پہ پسینہ بہ رہ کر

آشیاں دیکھ کے نہ پھولوں میں نہ بلبل چہکے
کام کانٹوں سے بھی پڑتا ہے چمن میں رہ کے

دلوں عہدِ جوانی کے کہاں پیری میں
دن کو مرجھا گئے وہ پھول جو شب کو مہکے

وعدہ حشر تو منظور مگر یہ تو کہو
نہ ملے تم تو پکاروں گا تمہیں کیا کہ کے

یاد ہوگا تجھے ساقی ترا رکھا تھا بھرم
بے پیئے ہم نے قدم ڈالے تھے مہکے مہکے

فکر رہبر کی رہ ملکِ عدم میں کیا!
یہ وہ رستہ ہی نہیں جس میں مسافر بہکے

کیوں مرے واسطے غیروں سے برے بنتے ہو
اب پکارا نہ کرو تم مجھے اپنا کہہ کے

نزع میں ہوش تھا اتنا کے مری بالیں سے
کوئی اٹھا تھا خدا حافظ و ناظر کہہ کے

اے قمر حُسنِ مصیبت میں بگڑ جاتا ہے
بد نما کتنا نظر آتا ہے سورج گہہ کے



حشر تو تم لے چکے وعدہ وفائی کے لئے
پھر مجھے دن کوں سا دوگے دوہائی کے لئے

میں وہی ہوں جس کی آہ پُر اثر مشہور تھی
اب مرے نالے ترستے ہیں رسائی کے لئے

آسمان دشمن خلافِ احباب وہ ظالم خفا
ایک میں ہی رہ گیا ہوں کیا خدائی کے لئے

ضبط کرتا ہوں تو چبھتی ہیں قفس مین تتلیاں
قید بڑھتی ہے جو کہتا ہوں رہائی کے لئے

آپ تو کیا ہیں فرشتوں کے جگر ہل جائیں گے
جب قمرِ محشر میں آئے گا دوہائی کے لئے



تخلیق کلام سے عیاں ہے
اردو مری مادری زباں ہے

اے اہلِ قفس پہ کیوں فغاں ہے
میرا بھی چمن میں آشیاں ہے

تینکے بھی رکھیں گے دیکھ تو لیں!!
بجلی کی نظر کہاں کہاں ہے

طے ہوتا ہے وعدہ محبت
دونوں کی نگاہ درمیان ہے

اللہ کا حال کس سے پوچھوں
کعبہ تو بتوں کا رازداں ہے

کیا خوش ہے رہائی پاکے بلب
جیسے کے سلامت آشیاں ہے

او باغ میں گھر بنانے والے
بجلی کی نظر میں آشیاں ہے

تم اور مری زیت کی دعائیں
کیا مقصدِ مرگِ ناگہاں ہے

ٹھکرا کے لحد قمر وہ بولے
باقی ابھی تک ترا نشان ہے



بات بھی کرتا نہیں اب بلبلی ناشاد شے
فسل گل آتے ہی کانتا پڑ گیا صیاد سے

ہو برا اے حسرتِ پرداز پر کٹوا دیے
اپنے دل کا حال میں کہتا نہ تھا صیاد سے

دوسری بچکی جو بیمارِ محبت نے نہ لی
موت پہلے آگئی شاید تمھاری یاد سے

حشر ہو جائے گا اے قاتل نہ کوچے سے اٹھا
جمع ہو جائے گی اک دنیا مری فریاد سے

گر رہے ہیں ٹوٹ کر تارے جو شامِ غمِ قمر
ہل رہا ہے آسمان شاید مری فریاد سے



خبر جو اُڑ نہ سکی آہے ستانے کی
خطا معاف ہوا اور تھی زمانے کی

ہے باغباں یہ سزا میرا گھر جلانے کی
چمن میں پھیل گئی آگ آشیانے کی

غلط ہو آپ کا وعدہ کوئی خدا نہ کرے
مگر حسور کو عادت ہے بھول جانے کی

یہ کہہ کے برق نے میرے قفس کو پھونک دیا
کہ تونے شکل بدل دی ہے آشیانے کی

غرور ان کا بجا ہے بہ فیضِ جام شراب
کہ ان کے ہاتھ میں ہیں گردِ شیں امانے کی

خوشی سے گر نہ سنو گے سنو گے مجبوراً
مری صدا نہیں آواز ہے زمانے کی

ہلالِ عید بھی نکلا تھا وہ بھی آئے تھے
مگر انھیں کی طرف تھی نظر زمانے کی

یہ اور بات کہ ساتی کو اعتراف نہ ہو
مگر بہار ہمیں ہیں شراب خانے کی

نصیب دیکھنے ساحل پہ ہم پہنچ نہ سکے
خبر پہنچ گئی کشتی کے ڈوب جانے کی

ہوا سے بھی جو کبھی در ہلا شبِ وعدہ
میں سمجھا کھل گئی قسمت غریب خانے کی

ماآل گل کی کلی کو خبر تو ہے لیکن
وہ کیا کرے جسے عادت ہو مسکرانے کی

قفس میں سن لیا تجھ کو اے بہارِ چمن
مگر خبر ترے آنے کی ہے نہ جانے کی

غریب ہیں مگر اتنا سمجھ لے اے ساقی
ہمارے دم سے ہے عظمت شراب خانے کی

نکالنی ہو اگر کسی سے دشمنی قمر
اسے صالح دیئے جاؤ دوستانے کی

قمر کے اشکِ شبنم سے آپ کو مطلب
بہار دیکھے تاروں کے مسکرانے کی



چچ و خم زلف کے محدود رہے شانے تک
سب یہ پابندی زنجیر تھی دیوانے تک

اُس جگہ بزم میں ساقی نے بٹھایا ہے ہمیں
ہاتھ پھیلائیں تو جاتا نہیں پیمانے تک

جو حقیقت میں وفا دار کہے جاتے تھے
اُن غریبوں کے تو دفنا دیے افسانے تک

باغباں لا ترا گلشن ہی لہو سے سپنچیں
ہم رہیں یا نہ رہیں فصل بہار آنے تک

بات میں بات نکلتی رہے گی زاہد
تیری مسجد سے لگا کر مرے میخانے تک

پھر وفائیں بھی کرو گے تو نہ پوچھے گا کوئی
سب تمہارے یہ ستم ہیں مرے مر جانے تک

تھا یہاں بھی کبھی ایک منتظم میخانہ
جوڑ کر رکھ گیا ٹوٹے ہوئے پیمانے کو

آج تک حیف خرد والوں کو منزل نہ ملی
راہ پر آگئے بہکے ہوئے دیوانے تک

انقلاب اب تجھے کیا چاہیئے پہنچا تو دیا
کفر کو کعبہ تک ایماں کو مے خانے تک

اے قمر صبح ہوئی اب تو اٹھو مے خانے سے
شمع گل ہوگئی رخصت ہوئے پروانے تک



دہائی ہے تری تو لے خبر او لا مکاں والے
چمن میں رو رہے ہیں آشیاں کو آشیاں والے

بھٹک سکے نہیں اب کارواں سے کارواں والے
نشانی پر قدم پر دیتے جاتے ہیں نشاں والے

قیامت ہے ہمارا گھر ہمارے ہی لئے زنداں
رہیں پابند ہو کر آشیاں میں آشیاں والے

مرے صیاد کا اللہ اکبر رعب کتنا ہے
قفس میں بھی زباں کو بند رکھے ہیں زباں والے

یہی کمزوریاں اپنی رہیں تو اے قمر اک دن
مکانوں میں بھی اپنے رہ نہیں سکتے مکاں والے



دشت نے بنیہ گر کو پریشان بنا دیا
دامن سلا نہ تھا کہ گریبان بنا دیا

مایوس زیت اے غم پنہاں بنا دیا
درماں کو درد درد کو درماں بنا دیا

پوچھا یہ تھا کہ غیر کو درباں بنا دیا
بولے پھر آپ کون ہیں جی ہاں بنا دیا

ٹکرا کے نا خدا مری کشتی حیات
ساحل کو مرے واسطے طوفان بنا دیا

داغ جگر نہ مٹنے پہ کھائے جگر پہ زخم
صحرا نہ بن سکا تو گلستاں بنا دیا

اچھا ہوا کہ نزعیں بالیں پہ آگئے
مشکل کا وقت آپ نے آساں بنا دیا

آخر اڑا نہ گریہ بے وقت کا مزاق
شبنم نے رو کے پھول کو خنداں بنا دیا

مانا کے بن سکی نہ پتنگے کی قبر تک
کس نے مزارِ شمع شبتاں بنا دیا

فطرت نے دیر و کعبہ کی سو کشمکش کے بعد
کافر نہ بن سکا تو مسلمان بنا دیا

سیرِ فلک کو بامِ پہ آئے جو وہ قمر
تاروں نے آسماں کو چراغاں بنا دیا



رتبہ منصور ہوتا عشق میں حاصل مجھے
اس خموشی نے نہ رکھا دار کے قابل مجھے

دشتِ وحشت میں بگوئے کی طرف کی جب نظر
میں یہ سمجھا آرہی ہے دھونڈھنے منزل مجھے

کاش راہِ عشق میں پائے نہ تیرا نقشِ پا
حشر تک ڈھونڈھا کروں منزل کو میں منزل مجھے

شکریہ تیری نگاہِ غیظ کا اچھا سلام
اب نہ دیکھے گا یہاں اے بانیء محفل مجھے

اے قمر تاروں نے پھر شاید اشارہ کر دیا
ورنہ کیا پہچان لیتا وہ مہِ کامل مجھے !



اس ترے سر کی قسم فرق سر مُو بھی نہیں
جس قدر ہم ہیں پریشاں تیرے گیسو بھی نہیں

موت نے کتنا کلج اخلاق بنایا ہے مجھے
لوگ روتے ہیں مری آنکھ میں آنسو بھی نہیں

رات بھر جلنا ہے آجا ادھر اے پروانے
قابلِ رحم یہاں میں بھی نہیں تو بھی نہیں

اب تو دامن پہ لہو ہے کہ کہو کیا کہتے ہو
اب تو انکارِ ستم کا کوئی پہلو بھی نہیں

جا تجھے ہم نے بس اے عمرِ رواں دیکھ لیا
ہم تجھے اپنا سمجھتے تھے مگر تو بھی نہیں

میری میت پہ یہ اظہارِ الم رہنے دے
رونے والے تری آنکھوں میں تو آنسو بھی نہیں

دلِ مایوس میں احساسِ خودی تک نہ رہا
ایسا مرجھا گیا یہ پھول کہ خوشبو بھی نہیں

سوچتا ہوں کی یہ دنیا میں اندھیرا کیوں ہے
تیرے چہرے پہ تو بکھرے ہوئے گیسو بھی نہیں

کتنا ہمدرد ہے ہمدردی رہبر دیکھو
کارواں لٹ گیا اور آنکھ میں آنسو بھی نہیں

اے قمر شب کے اندھیرے میں لحد ہے میری
شمع تربت تو بڑی چیز ہے جگنو بھی نہیں



خیر پھر جو تری خوشی ہوتی
حسرت دل تو پوچھ لی ہوتی

شکوہ حسن سہل تھا لیکن
کتنی توہین کی نہ میں نے عاشقی
اس لئے کی نہ میں نے شرح چمن
خار و گل میں کشیدگی ہوتی

ہم بلا نوش سیر کیا ہوتے
مے کدے میں نپی تلی ہوتی

اے قمر شب کو وہ نہ ہوں تو پسند
چاند ہوتا نہ چاندنی ہوتی



خوش باغبان نے رکھا صیاد نے صحن میں
جتنے قفس میں روئے اتنے ہنسے چمن میں

پھولوں سے کم نہیں ہے کچھ آشیاں پھبن میں
یہ زکر تھا کہ بجلی آکر گری چمن میں

انجامِ صبح محفل اے شمع دیکھ لینا
تو بھی ہے انجمن میں ہم بھی ہیں انجمن میں

شبنم نہ رو کے دنیا امید پر ہے قائم
زندہ رہے تو آکر مل جائیں گے چمن میں

دیدارِ آخری کی ضد اور مسکرا کر
آنسو نکل پڑیں گے مٹے دیکھ کر کفن میں

بچھلے پہر نہ جانے کون آگیا یکا یک
گل ہوتے ہوتے شمعیں جل اُٹھیں انجمن میں

ہم ہوں کے ہوں پتنگے مانند شمع محفل
کاٹی ہے رات سب نے مل جل کے انجمن میں

قاصد کے علم میں ہے سوزِ ملال غربت
شاید یہ آگ پھیلے جا کر مرے وطن میں

اہلِ زمیں پہ روشن رتبہ قمر ہے میرا
میں صدر رہوں ازل سے تاروں کی انجمن میں

اہلِ ادب غنیمت جانیں قمر کی ہستی
اک شمع جل رہی ہے اردو کی انجمن میں



یہ رستے میں کس سے ملاقات کر لی
کہاں رہ گئے تھے بڑی رات کر لی

شبِ غم کبھ در کو اٹھ اٹھ کے دیکھا
کبھ ان کی تصویر سے بات کر لی

ہم اہلِ جنوں کا ٹھکانہ نہ پوچھو
کہیں دن نکالا کہیں رات کر لی

چلے آئے موسیٰ کو جلوہ دکھانے
قیامت سے پہلے ملاقات کر لی

قمر اپنے گھر ان کو مہماں بلا کر
بلا چاند کے چاندنی رات کر لی



کہیں بھی میرا ٹھکانہ نہیں زمانے میں
نہ آشیانے کے باہر نہ آشیانے میں

رہے نہ چین سے صیاد کے زمانے میں
ہوئے اسیر لگی آگ آشیانے میں

اٹھا ہے شور اسیروں میں جا کے تو دیکھو
کسی نے جان نہ دی ہو قید خانے میں

خدا کے واسطے دکھنے لگے کا دل نہ سنو
ہزاروں درد بھرے ہیں مرے فسانے میں

ہزار کوششِ بادِ خلاف ہو تو کیا
بڑے ریاض کے تنکے ہیں آشیانے میں

ابھی تو آئے ہو بیٹھو زرا تسلی سے
لگے کی دیر زرا حالِ دل سنانے میں

ابھی بچھائے تھے تنکے کہ گر پڑی بجلی
بنا نہ تھا کہ لگی آگ آشیانے میں [

تمھارا خالِ سیاہ ہم نے سودفعہ دیکھا
تمام ہوگئی تسبیح ایک دانے میں

میں نہ ہار تو میری لحد پہ ہنس دینا
سنا ہے پھول برستے ہیں مسکرانے میں

قمر کسی سے بھی دل کا علاج ہونہ سکا
ہم اپنا داغ دیکھاتے رہے زمانے میں



تمہیں اپنے انصاف سے یہ بتادو اگر ہم نہ ہوتے تو کس کو ستاتے
کوئی ناز اٹھانے کو پیدا نہ ہوتا یہ سب اپنے جود و ستم بھول جاتے

سرِ راہ یوں بے خطا عاشقوں کا تمہاری طرح سے نہیں خوں بہاتے
کم از کم تمہیں دل میں یہ سوچنا تھا کہیں گے مجھے لوگ کیا آتے جاتے

بہارِ جوانی کی تعریف سن کر ہنسی بھی گئی آگیا بل جبین پر
یہ کیوں رُک گیا لب پہ آکے تبسم یہ کیوں رہ گیا پھول کھلتے کھلاتے

ہمیں رنج ہے تو اس بات کا ہے کہ ہم نے نہ کی جان تک تم سے پیاری
نہ توفیق دی تم کو اتنی خدا نے تم آکر ہمارا جنازہ اٹھاتے

نتیجہ ہی کیا حالِ غم گر نہ کہتے قمر دل کی حالت بہر حال کھلتی
یہ مانا کی داگ ان پہ ظاہر نہ ہوتا ستارے ہم آنکھوں سے کیوں کر چھپاتے



آتے ہی فصلِ گل نہ رہا اختیار میں
بجلی بھری ہوئی تھی دلِ بے قرار میں

دو پھول بھی چڑھائے نہ تم نے بہار میں
کانٹے تھے ایسے کونسے میرے مزار میں

مجبور جی رہے ہیں شبِ ہجر یار میں
اب کیا کریں کیہ موت نہیں اختیار میں

پھر کہ دو وہی بات خفا ہو کے پیار میں
مر جائے تو قمر تجھے رکھ دوں مزار میں

تنگ آگیا ہوں آگ لگے بجر یار میں
شعلے بھڑک رہے ہیں دل، بے قرار میں

مرکز سے دائرے کا وہی فاصلہ رہا
سر پر تھا آسماں گئے جس دیار میں

اشکوں نے آج اور ڈبودی رہی سہی
آنکھیں عدو سے مل نہ سکیں بزمِ یار میں

جاتے ہیں لے سلام اسیروں کا اے قفس
زندہ رہے تو آکے ملیں گے بہار میں

اے شمع بجھنے والی مرا کوئی بھی نہیں
تنہا نہ چھوڑ مجھ کو شبِ انتظار میں

اٹھتی ہیں اے قمر ترے باعث سے انگلیاں
دھبہ لگا دیا فلکِ کج مدار میں



ناخدا کا آسرا تو ہیں ہے اے دل نہ دیکھ
آبرو سے ڈوب کر مرجا سوئے ساحل نہ دیکھ

او کماں والے بہت سی راز کی باتیں بھی ہیں
ایک اپنے تیر کی خاطر ہمارا دل نہ دیکھ

حشر میں پیش خدا کس پر ہے پرش کا اثر
میرا منی کیا دیکھتا ہے اپنا منہ قاتل نہ دیکھ

وہم آتا ہے یہ رہ رہ کر کہ تو رہن نہ ہو
ہم کو مڑ کر بار بارے رہبر منزل نہ دیکھ

اس سے اپنا نام یہ کہہ کر زرا پوچھو قمر
میری صورت سے زرا پہچان میرا دل نہ دیکھ



چمن والے بجلی سے بولے نہ چالے
غریبوں کے گھر بی خطا پھونک دالے

نہ رکتے ہیں آنسو نہ تھمتے ہیں نالے
کہو کوئی کیسے محبت چھپالے

ہنسے ہنس کے دل مانگا گیسو سنبھالے
بڑے رنگ پھینکے بڑے جال ڈالے

کہیں حشر دونوں جہاں میں نہ کردین
زمیں بوس آنسو فلک بوس نالے

ترا پاس ہے ونہ صیاد ہم نے
بہاروں میں کتنے قفس توڑ ڈالے

یہ تنظیم محفل ہے میں دیکھتا ہوں
یہاں سے اٹھائے وہاں سے نکالے

تمہیں بندہ پرور ہمیں جاننے ہیں
بڑے سیدھے سادھے بڑے بھولے بھالے

کریں کوئی کیا گر وہ آئیں اچانک
نگاہوں کو روکے کیہ دل کو سنبھالے

جفائیں کرو اور وفائیں بتاؤ
خدا تم سے پالا کسی کا نہ ڈالے

قمر وہ شروع محبت کی راتیں
نہ دیکھے اندھیرے نہ دیکھے اجالے



گر یہ ہے سوز کا عالم دلِ ناکام کے ساتھ
تیر ان کا نہ رہے گا کبھی آرام کے ساتھ

بے سبب آتا ہے موسیٰ کبھی جلوے کو جلال
بات تو خاص یہی تھی کہ گئے عام کے ساتھ

نورِ کعبہ نہیں تاریک صنم خانے میں
صبح ہوتی ہے نمودار کہیں شام کے ساتھ

ان کا خط پڑھتے ہی بیمار نے جنبش بھی نہ کی
نامہ بر موت بھی لے آیا تھا پیغام کے ساتھ

صبح تک رہ نہ سکی یار کے آنے کی امید
اے قمر جل گیا دل شمع سرِ شام کے ساتھ



شرف نہیں ہے جو کسی کو جو آدمی کے لئے
فرشتے جھک گئے آدم کی بندگی کے لئے

فرشتہ راہ میں رک جائے منزلت دیکھو
جگہ وہ عرشِ معظم پہ آدمی کے لئے

جسے ازل میں فرشتے قبول کر نہ سکے
وہ بارِ عشق رکھا رب نے آدمی کے لئے

ازل سے کوئی ہمارا نہیں خدا کے سوا
مخالفت کی فرشتوں نے آدمی کے لئے

میری لحد پہ ہتنگوں کا خون ہوتا ہے
حضور شمعِ جلائیں نہ روشنی کے لئے

چمن میں برق کی یہ بے تکلفی دیکھو
کی جیسے میں نے بنایا تھا گھر اسی کے لئے

سے جو ہجر کے شکوے تو ہنس کے فرمایا
نکل کے آئے تھے کیوں گھر سے عاشقی کے لئے

جب آپ بام پہ آئے ہیں پھر نقاب ہے کیوں
حضور چاند نکلتا ہے چاندنی کے لئے

نہ جانے سجدہ کس انسان کا نگاہ میں تھا
وگر نہ کم نہ تھے فرشتے نہ بندگی کے لئے

قمر یہ ہجر کا دن کس طرح گزارو گے
کہ رات کے تو ستارے تھے رات ہی کے لئے



تم اپنی یاد سے کہہ دو نہ جائے چھوڑ کے دل
کہ دردِ ہجر نہ رکھ دے کہیں مڑوڑ کے دل

اب آپ کے مرے گھر تک قدم نہیں آتے
یہ وہ سزا ہے جو دیا تھا ہاتھ جوڑ کے دل!

خدا رکھے ابھی کم سن ہو تو قدر کیا جانو
زرا سی دیر میں رکھ دو گے توڑ پھوڑ کے دل

لیا تھا جیسے اسی طرح پھیر بھی دیتے
یہ کیا کہ پھینک دیا تم نے منہ سکڑ کے دل

ہمارے ساتھ نہ دیکھی بہار تاروں کی
قمر چلے گئے وہ چاندنی میں توڑ کے دل



غمِ بلبِل چمن میں کم نہیں ہے
یہ آنسو گل کے ہیں شبنم نہیں ہے

جنابِ شیخ یہ ہے کم نہیں ہے
ہوس چھوڑو کے تم میں دم نہیں ہے

لٹی ہے رات دن پھولوں کی خوشبو
مگر پھولوں کی خوشبو کم نہیں ہے

بدل دے اپنی گر صیاد فطرت
قفس بھی آشیاں سے کم نہیں ہے

کھڑے ہیں حشر میں وہ سب سے آگے
کہ جیسے کوئی نا محرم نہیں ہے

خوشی میں بھی نکل آتے ہیں آنسو
ہر اک آنسو، ثبوت، غم نہیں ہے

بجھا سکتی ہے تو آگ آشیاں کی
مگر یہ فطرتِ شبنم نہیں ہے

عجب کسی کو بھی ہے عالمِ شہرِ غم
نموشاں کسی کو بھی نہیں ہے

جنابِ شیخ پی ہم نے بھی لیکن
جوابِ قبلہ عالم نہیں ہے

کسی کے چھپ کے آنا روکنے کو!!
قمریہ چاندنی بھی کم نہیں ہے



تم پر ہنسے تھے پھول بجا ہے ملال ہو
سبزے کا کیا قصور ہے جو پائمال ہو

در پر ترے پڑا ہوں کوئی پاچھتا نہیں
جیسے کسی غریب کی میت کا حال ہو

محشر میں خیر تم کو نہ قاتل کہیں گے ہم
یہ تو کہو جب اس کے علاوہ سوال ہو

بجلی گرے گی جس پہ وہی گھر نہ پھونک دوں
کیوں میری ضد پہ سارا چمن پائمال ہو

شاید قمر یہ فیصلہ روزِ ازل کا ہے
جتنا جسے عروج ہو اتنا زوال ہو



شیخ شغلِ شرب ہونا تھا
یہ بھی کارِ ثواب ہونا تھا

ان کو ہوتا شکست کا احساس
جب مرا کامیاب ہونا تھا

وہ سوالِ وفا نہ پھر کرتے
کوئی ایسا جواب ہونا تھا



سوال چھوڑ کے حالت یہ کیوں بنائی ہے
اسے نہ سن جو کہانی سنی سنائی ہے

پتنگا شمع پہ مرتا ہے کیا برائی ہے
اسے کسی نے بھی روکا ہے جس کی آئی ہے

سنسے ہیں گل نہ کلی کوئی مسکرائی ہے
حضور کیسے یہ کہہ دوں بہار آئی ہے

ضرور کوئی علامت قضا کی پائی ہے
مجھے عزیزوں نے صورت تری دیکھائی ہے

نہ جانے ہجر کی رات اور مری سیہ بختی
کہاں کہاں کے اندھیرے سمیٹ لائی ہے

لحد سے کب اٹھیں دیکھو مسافرانِ عدم
سفر ہے دور کا رستے میں نیند آئی ہے

اسیر کیا کہیں صیاد یہ تو سمجھا دے
 قفس میں بوئے چمن پوچھنے کو آئی ہے

مجھے نہ چھیڑ قیامت ہے میری آہوں میں
 خدا رکھے تری محفل سچی سجائی ہے

رکھا ہے آئینہ پیشِ نفسِ طبیبوں نے
 یہ آج حالِ مریضِ غمِ جدائی ہے

انہیں ستاروں کی محفل کا صدر ہوں میں قمر
 کہ جن ستاروں نے میری ہنسی اڑائی ہے



قسم دے دے کے ساقی ساغرِ مے دے نہ تو مجھ کو
وہ محفل میں نہیں تو کیوں پلاتا ہے لہو مجھ کو

مجھے خاطر سے رکھ ساقی کہ میخانے کی زینت ہوں
یہ رونق پھر کہاں ہوگی اٹھادے گا جو تو مجھ کو

دو عالم میں کسی کافر کو کچھ بھی سوجھتا ہوگا
تمہیں تم اب نظر آنے لگے ہو چار سو مجھ کو

میں ہی بھولا ہوں ساقی یا بدل ڈالا ہے میخانہ
نظر آتے ہیں وہ مے کش نہ وہ جام و سبو مجھ کو

قمر چھپنا مرا اک انتشارِ عالم شب ہے
ستارے آسماں پر ڈھونڈتے ہیں چار سو مجھ کو



کسی کا نام لو بے نام افسانے بہت سے ہیں
نہ جانے کس کو تم کہتے ہو دیوانے بہت سے ہیں

جفاؤں کے گلے تم سے خدا جانے بہت سے ہیں
مگر محشر کا دن ہے اپنے بیگانے بہت سے ہیں

بنائے دے رہی اجنبی ناداریاں مجھ کو
تری محفل میں ورنہ جانے پہچانے بہت سے ہیں

دھری رہ جائے گی پابندی زنداں جو اب چھیڑا
یہ دربانوں کو سمجھا دو کہ دیوانے بہت سے ہیں

بس اب سو جاؤ نیند آنکھوں میں ہے کل پھر سنائیں گے
زرا سی رہ گئی ہت رات افسانے بہت سے ہیں

تمہیں کس نے بلایا مے کشوں سے یہ نہ کہہ ساقی
طبعیت مل گئی ہے ورنہ مے کانے بہت سے ہیں

بڑی قربانیوں کے بعد رہنا باغ میں ہوگا
ابھی تو آشیاں بجلی سے جلوانے بہت سے ہیں

لکھی ہے خاک اڑانی ہی اگر اپنے مقدر میں
ترے کوچے پہ کیا موقوف دیوانے بہت سے ہیں

نہ رو شمع موجودہ پتنگوں کی مصیبت پر
ابھی محفل سے باہر ترے پروانے بہت سے ہیں

مرے کہنے سے ہوگی ترک رسم و راہ غیروں سے
بجا ہے آپ نے کہنے مرے مانے بہت سے ہیں

قمر اللہ ساتھ ایمان کے منزل پہ پہنچا دے
حرم کی راہ میں سنتے ہیں بت خانے بہت سے ہیں!



خبر اب تو لے بے مرّوت کسی کی!!
چلی جان تیری بدولت کسی کی

مجھے حشر میں پیشِ داور جو دیکھا
زرا سی نکل آئی صورت کسی کی

خدا کے لئے یوں نہ ٹھکرا کے چلئے
کی پامال ہوتی ہے تربت کسی کی

زرا روٹھ جانے پہ اتنی خوشامد
قمر تم بگاڑو کے عادت کسی کی



بہاروں میں یہ بھی ستم دیکھتے ہیں
کہ جلتا ہے گھر اور ہم دیکھتے ہیں

زمانے پہ ان کے کرم دیکھتے ہیں
مگر اپنی قسمت کو ہم دیکھتے ہیں

تری زلفِ برہم کی تصویر لے کر
وہ عشق کے پیچ و خم دیکھتے ہیں

انہیں کچھ نہ کچھ میرے مرنے پہ شک ہے
وہ رہ رہ کے آنکھوں میں دم دیکھتے ہیں

ہمیں بزمِ دشمن سے مطلب نہیں ہے
ترا عہد تیری قسم دیکھتے ہیں

یہ معلوم ہوتا ہے تم سامنے ہو
تمہیں جب تصور میں ہم دیکھتے ہیں

رہ عشق میں ہیں بڑی احتیائیں
یہاں لوگ اک اک قدم دیکھتے ہیں

نتیجہ بھی کیا ایسی بزمِ عدو سے
نہ تم دیکھتے ہو نہ ہم دیکھتے ہیں

شباب ان پہ کچھ روز پہ آ رہا ہے
بس اب دن قیامت میں کم دیکھتے ہیں

رکھے ہم نے جس شاخ گلشن پہ تنکے
وہی شاخ گلشن قلم دیکھتے ہیں

قمر سو گئے سرِ کم شاید
تجلی ستاروں میں گئے شاید



لاکھ ہوں خاموش پھر بھی قابلِ توقیر ہوں
جس سے شہرت ہے مصوّر کی میں وہ تصویر ہوں

اے مصوّر یہ معمہ اور سمجھا دے مجھے
کیوں نظر آتا ہوں میں جب کہ تری تصویر ہوں

فرق کیا میرے لئے روزِ ازل اور حشر میں
جب بھی میں تصویر تھا اور اب بھی میں تصویر ہوں

میری فطرت پر بھلا ترکِ وطن کا کیا اثر
لاکھ آئینے بدل ڈالو وہی تصویر ہوں



ترے نثار نہ دیکھی کوئی خوشی میں نے
کہ اب تو موت کو سمجھا ہے زندگی میں نے

یہ دل میں سوچ کے توبہ بھی توڑ دی میں نے
نہ جانے کیا کہے ساقی اگر نہ پی میں نے

کوئی بلا مرے سر پر ضرور آئے گی!!
کہ تری زلف پریشاں سنواری میں نے

سحر ہوئی شب وعدہ کا اضطراب کیا
ستارے چھپ گئے گل کردی روشنی میں نے

سوائے دل مجھے ریر و حرم سے کیا مطلب
جگہ حضور کے ملنے کی ٹھونڈھ لی میں نے

جہاں چلا دیا ساغر کا دور اے واعظ
وہیں پہ گردشِ ایام روک دی میں نے

بلائیں لینے پہ آپ اتنے ہو گئے برہم
حضور کون سی جاگیر چھین لی میں نے

دعائیں دو مجھے در درجنوں میں پھر پھر کر
تمھاری شہرتیں کر دیں گلی گلی میں نے

جوب اس کا تو شاید فلک بھی دے نہ سکے
وہ بندگی جو تری رہ گزریں کی میں نے

وہ جانے کیسے پتہ دے گئے تھے گلشن کا
نہ چھورا پھول نہ چھوڑی کلی کلی میں نے

قمر وہ نیند میں تھے ان کو کیا خبر ہوگی
کہ ان پہ شب کو لٹائی ہے چاندنی میں نے



بار دامن پر ترے مجھ کو گوارا تو نہ تھا
لیکن آنسو تھا کوئی چرخ کا تارا تو نہ تھا

تو نے لنگر بھی نہ چھوڑا تھا کی کشتی ڈوبی
ناخدا یہ کوئی طوفان تھا کنارہ تو نہ تھا

نالے سنتے ہی جگر تھامے ہوئے کیوں آئے
رونے والوں نے کوئی تم کو پکارا تو نہ تھا

تم پہ مرکزِ تمہیں بد نام کیا دنیا میں
یہ خطا عشق کی تھی کام ہمارا تو نہ تھا



پیتے ہی سرخ آنکھیں ہیں مستِ شباب کی
گرمی تو دیکھو ڈوبے ہوئے آفتاب کی

رُخ سے جدا جو حشر مین تم نے نقاب کی
دینا یہ تاب لائے گی دو آفتاب کی

ساقی یہ رقم سچے جو مجھ پر حساب کی
باتل پہ ہاتھ رکھ کے قسم کھا شراب کی

کی اکم تھا حسن باغ کہ اے باغبانِ حسن کی
اک شاخ تو نے اور لگادی شباب کی

وہ تو رہا کلیم کے اصرار کا جواب کی
اور یہ جو تو نے طور کی مٹی خراب کی

موسیٰ کو انے سر پہ چڑھایا بھی تھا بہت کی
جلوے نے خوب طور کی مٹی خراب کی

پھیرو نہ آنکھیں تم مرے اشکوں کے جوش پر
طوفان میں ڈوبتی نہیں کشتی حباب کی

اللہ اس کا کچھ بھی جوانی پہ حق نہیں
برسوں دعائیں مانگی ہیں جس نے شباب کی

رکھے معاف شیخ جی مسجد میں ہجو مے
باتیں خدا کے گھر میں نہ کیجئے شراب کی

باغِ جہاں میں اور بھی تم سے تو ہیں مگر
ہر پھول میں نہیں ہے نزاکت گلاب کی

جب سے گئے ہیں دیکھ کے تارے وہ اے قمر
صورت بدل گئی ہے شبِ ماہتاب کی



روز جان ترے کوچے میں پریشاں ہونا
ہم سیاتا نہیں منت کشِ دربان ہونا

کیسے چھپ جائے گا وحشت میں نمایاں ہونا
اک نہ اک دن ہے مرے دامن کو گریباں ہونا

بے سبب بت کدہ دہر سے پھرنے والے
کفر جب بات نہ پوچھے تو مسلمان ہونا

تم نے گردن مرے مرنے پہ جھکائی کیا خوب
خد مجھے کوسنا اور خود ہی پشیمان ہونا



نشین اہل چمن کو تو بار ہو نہ سکا
مگر یہ داغ قبول بہار ہو نہ سکا

بشر کو زیست پہ کیوں اختیار ہو نہ سکا
یہ راز حل مرے پروردگار ہونہ سکا

فروغِ عشق میں حاصل قرار ہونہ سکا
چڑھا وہ نشہ جس کا اتار ہونہ سکا

قفس ہی دیکھ لیں اے باغباں جو تو کہہ دے
یہ آشیاں تو ہمیں ساز گار ہونہ سکا

تمہارے گیسو عارض سے کوئی کام اب تک
سوائے گردشِ لیل و نہار ہو نہ سکا

وہ جن کے قصر کی شبِ رشکِ روزِ روشن تھی
انہیں نصیب چراغِ مزار ہو نہ سکا

تباہ ہو گئے دُنیاۓ عشق میں لاکھوں
فریبِ حُسن مگر آشکار ہو نہ سکا

یہ کوئی موت میں ہے موت ہم غریبوں کی
کفنِ ملا تو میسر مزار ہو نہ سکا

وہ ایک ہم کہ ثبوتِ وفا میں جاں دیدی
وہ ایک تم کہ تمہیں اعتبار ہو نہ سکا

اُمید صبح کے طعنے ہزارہا دے گی
تمام رات اگر انتظار ہو نہ سکا

سمجھ سکی مری فطرت نہ آج تک دُنیا
قمر وہ راز ہوں جو آشکار ہو نہ سکا



خیال دیر و حرم میں بدل بھی جاتے ہیں
فریب ایسے مقاموں پہ چل بھی جاتے ہیں

ہمارا غم نہ کریں سوچ کر یہ اہل وطن
بہت سے پھول چمن سے نکل بھی جاتے ہیں

پتنگے شمع کے اوپر سبھی نہیں مرتے
پتنگے شمع سے بج کر نکل بھی جاتے ہیں

عدو کی بزم میں وہ آج کل نہیں جاتے
عدو کی بزم میں وہ آج کل بھی جاتے ہیں



شوقِ دید آنکھوں میں اور ملنے کی حسرتِ دل میں ہے
جو بھی جس منزل میں رہتا ہے اسی منزل میں ہے

منزلیں آباد ہیں مہمانِ ہر منزل میں ہے
سر میں سودِ انتظار آنکھوں میں حسرتِ دل میں ہے

اُن کو وہ غم ہو تو کیوں کر ہو جو میرے دل میں ہے
فرقِ حُسن و عشق کی ترتیبِ آب و گل میں ہے

خوفِ طوفاں اس قدر کا ہے کو تیرے دل میں ہے
ناخدا کشتیِ ابھ تو دامنِ ساحل میں ہے

مستقل رہتا نہیں سرکارِ ارمانِ وفا
کل تمہارے دل میں ہوگا آج میرے دل میں ہے

میں ہوں یا اک شمع ہے یا ایک ہروانہ غریب
جلنے والا اور بھی کوئی تری محفل میں ہے

غیر سے رکھنا پڑا مجبور ہو کر واسطہ
تم ہمارے دل میں ہو دشمن تمہارے دل میں ہے

جل گیا گلشن میں گھر اور قید کی مدت بھی ختم
اب قفس سے چھوٹنے والا بڑی مشکل میں ہے

کیا کسی مظلوم کی گردن پہ خنجر رُک گیا
دم بخود اب تک زمانہ کوچہ قاتل میں ہے

غیر سے ترکِ تعلق کی قسم والے سلام
کون یہ بیٹھا ہوا اب غیر کی محفل میں ہے

جلوہ گر بزمِ حسینہ میں ہیں وہ اس شان سے
چاند جیسے اے قمر تاروں بھری محفل میں ہے



خوب حیلہ ہے ہے کہ پیما کہن یاد نہیں
اپنا وعدہ تجھے او وعدہ چکن یاد نہیں

مدتیں ہو گئیں صیاد نے چھوڑا ابھی تو کیا
تاب پرواز نہیں راہ چمن یاد نہیں

آج پھر مائل بیدار نظر آتا ہے!
کل کے نالے تجھے اے چرخ کہن یاد نہیں

دشتِ وحشت نے تو کچھ جسم پہ چھورا ہی نہ تھا
رہ گئے کیسے یہ دو تارِ کفن یاد نہیں



تم میں جو بات ہے وہ بات نہیں آئی ہے
کیا یہ تصویر کسی غیر سے کھنچوائی ہے

دیکھیں کیا تمہیں دعوائے مسیحائی ہے
آج بیمار نے مرنے کی قسم کھائی ہے

بس یہ رودادِ محبت یہیں رہنے دیجیے
آگے کہتا ہوں تو سرکار کی رسوائی ہے

کثرتِ رنج و الم یاس و تمنا کا ہجوم
کتنے ہنگاموں کی مہماں مری تنہائی ہے

کیوں سناؤں مین تجھے وعدہ خلافی تیری
کیوں کہلوؤں کہ دیوانہ ہے سودائی ہے

خوب صیاد ستاجور کر ایذا پہنچا
اب تو تقدیر ترے دام میں لی آئی ہے

گوشہ چشم سے باہر ہوئی سرے کی لکیر
خیر ہو میان سے تلوار نکل آئی ہے

بیکسی میں بھی مریض ان کا اکیلا نہ رہا
وہ ادھر اٹھ کے گئے اور قضا آئی ہے

محفلِ غیر میں اے اشک نہ آنکھوں سے نکل
ترے پردے میں کسی شوخ کی رسوائی ہے

قطرہ خوں مرے اس سوختہ دل میں ہے کہاں
کوئی حسرت ترے پیکار سے لپٹ آئی ہے

اے قمر چھپ کے وہ آئیں بھی تو کیونکر آئیں
چاندنی آج سرِ شام نکل آئی ہے



کوئی دنیا میں ہے مجھ سا خانماں برباد بھی
آشیاں جس جا رکھا پہنچا وہاں صیاد بھی

اُن کے کانوں تک پہنچ جانا کوئی دشوار تھا
کر گئی مگر سازش رقیبوں سے مگر فریاد بھی

بند آنکھوں کو کئے یونہی چلے جاتے ہیں لوگ
کس قدر سیدھی ہے یہ راہ عدم آباد بھی

شکوہ کرنے کے لئے جاتے تو ہو اُس شوخ سے
اے قمر یہ تو کہو کچھ کر لیا ہے یاد بھی



اب یہ نوبت آگئی ناکامی تقدیر سے
حال، دل کہنے کو بیٹھا ہوں تری تصویر سے

اک تو میں پہلے ہی دغ تھا جو چرخ پیر سے
تم ملے بھی ہو تو ایسے ہی ملے تقدیر سے

تیگ ابرو کھینچتے کیوں ہو نظر سے کام لو
تم ابھی کم سن ہو پہلے مشق کر لو تیر سے

یاد کر کر کے ابھی بیمار نے توڑا ہے دم
آپ آئے تو سہی لیکن زرا تاخیر سے

رات دن جاری رہ ملکِ عدم ہے اور پھر
سامنا ہوتا نہیں رہ گیر کا رہ گیر سے

مل گیا گلشن کا صحرا سے جنوں میں سلسلہ
بیل بوٹے بن گئے کھینچتی ہوئی زنجیر سے

وہ تو یہ کہیے خیالِ زلفِ پیچاں آگیا
ورنہ دیوانے بھی کہیں رکتے زنجیر سے

لے لیا ہے تیری خاطر سے جواب اے نامہ بر
ورنہ یہ تحریر تو ملتی نہیں تحریر سے

تم درِ زنداں پہ اپنی زلف سلجھاتے تو ہو
کوئی دیوانہ الجھ بیٹھا اگر زنجیر سے

بزم میں ترچھی نظر والے خبر بھی ہے تجھے
کنے دل زخمی ہوئے ہیں ایک تیرے تیر سے

چاندنی کی سیر اُن کے ساتھ یہ حسرت فضول
اے قمرِ نفرت ہے ان کو چاند کی تنویر سے



سوزِ دل حد سے سوا ہو اشک افشانی نہ ہو
اُس سے پوچھو جس کا گھر جلتا ہو اور پانی نہ ہو

بزمِ جاناں میں کہیں اشکوں کی طغیانی نہ ہو
امتحان ہے ضبط کا آبرو پانی نہ ہو

وہ تماشہ دیکھنے آئیں گے میری موت کا
یا الہی نزع کے عالم میں آسانی نہ ہو

نزع کے عالم میں کیوں روتے ہے گیسو کھول کر
وقتِ آخر مرنے والے کو پریشانی نہ ہو



اب کیسے رفو پیرا ہن ہو اُس آوارہ دیوانے کا
کیا جانے گریباں ہوگا کہاں دامن سے بڑا ویرانے کا

واعظ نہ سنے گا ساقی کی لالچ ہے اسے پیانے کا
مجھ سے ہوں اگر ایسی باتیں میں نام نہ لوں میخانے کا

کیا جانے کہے گا کیا آکر ہے دور یہاں پیانے کا
اللہ کرے واعظ کو کبھی رستہ نہ ملے میخانے کا

تربت سے لگا کرتا محشر سنتے ہیں کوئی ملتا ہی نہیں
منزل ہے بڑی آبادی کی رستہ ہے بڑا ویرانے کا

جنت میں پئے گا کیونکر اے شیخ یہاں گر مشق نہ کی
اب مانے نہ مانے تری خوشی ہے کام میرا سمجھانے کا

جی چاہا جہاں پر روک دیا پاؤں میں چھپے اور توٹ گئے
خاروں نے بھی دل میں سوچ لیا ہے کون یہاں دیوانے کا

ہیں تنگ تری میکش ساقی یہ پڑھ کے نماز آتا ہے یہیں
یا شیخ کی توبہ تڑوا دے یا وقت بدل میخانے کا

ہر صبح کو آہ سر سے دل شاداب جراثیم رہتا ہے
گر یوں ہی رہے گی بادِ سحر یہ پھول نہیں مرجھانے کا

بہکے ہوئے واعظ سے مل کر کیوں بیٹھے ہوئے ہو میخوارو
گر توڑ دے یہ سب جام و سبو کیا کر لو گے دیوانے کا

احباب یہ تم کہتے ہو بجا وہ بزمِ عدو میں بیٹھے ہیں
وہ آئیں نہ آئیں اُن کی خوشی چرچا تو کر و مر جانے کا

اُس وقت کھلے گا حس کو بھی احساسِ محبت ہے کہ نہیں
جب شمعِ سرِ محفل رو کر منہ دیکھے گی پروانے کا

بادل کے اندھیرے میں چھپ کر میخانے میں آبیٹھا ہے
گر چاندنی ہو جائے گی قمر یہ شیخ نہیں پھر جانے کا



دل میں طاقت بھی ہے اشکِ روان لازم ہے
قربِ دریا ہو تو مضبوط مکاں لازم ہے

سن بھی صیاد کا کم بات قفس کی بھی بڑی
نہ شکایت ہے مناسب نہ نفاں لازم ہے

نزع میں مجھ سے وفاؤں کی معافی کیسی
تُم اسی ضد پہ رہو پاس زباں لازم ہے



پھول ہنس نکلے جو الجھا دستِ غلیچیں خار میں
وہ بھی کیا دن تھے بہار آئی تھی جب گلزار میں

ترا کیا لیتے ہیں اے دربان کوئے یار میں
بیٹھ جاتے ہیں گھڑی بھر سایہ دیوار میں

مدتوں کھٹکے نگاہ برق شعلہ بار میں
چار تنکے رکھ لئے تھے شاخ پر گلزار میں

حشر میں انکار تو کردوں میں اپنے قتل سے
کیا کروں دھبے لہو کے ہیں تری تلوار میں

دیکھتے ہی دیکھتے صیاد لے آیا مجھے
دیکھتے ہی دیکھتے سب رہ گئے گلزار میں

مان جاؤ وصل کی شب ذکرِ دشمن چھوڑ دو
صبح ہو جائے گی دیکھو مفت کی تکرار میں

ختم شاید ہو گئے ہے دل کی ساری کائنات
خون کی سرخی نظر آتی نہیں سو فار میں

دستِ نازک تھک گیا تو کیا ہے شرمانے کی بات
پھر میں حاضر ہوں اگر دم ہو تری تلوار میں

غرق ہوگی کشتی عالم نہ رولواؤ مجھے !
سینکڑوں پنہاں ہیں طوفانِ چشم دریا بار میں

فسلِ گل میں رہ سکے گا کیا سلامت آشیان
جب گریں گی بجلیاں آٹھوں پہر گلزار میں

صرف منہ دیکھے کی الفت سب کو اے صیاد تھی
کوئی بھی اب یاد کرتا ہے مجھے گلزار میں

دھونڈھتا پھرتا ہوں میں بادِ سحر کو اے قمر
پھول کچھ مرجھا گئے ہیں ان کے باسی ہار ہیں



یہ سوچ کر وہ نظر آئیں گے کہیں نہ کہیں
حیات و موت کا جاتا رہے یقین نہ کہیں

یہ کہ کے بڑھ گئے دیر و حرم سے دیوانے
جھکائیں گے ترے در کے سوا جہیں نہ کہیں

جنوں مین چاک گریباں کو بخیہ ساز نہ چھیڑ
اب اور ہاتھ سے جائے یہ آستیں نہ کہیں



مزارِ مخضر ہے اور میں ہوں
بڑا تاریک گھر ہے اور میں ہوں

کفن تابوت کچھ تختے لحد کے
یہ سامانِ سفر ہے اور میں ہوں

جو موت آئے گی اٹھے گی کیسے میت
کہ بس اک چارہ گرہے اور مین ہوں

دکھا دوں گا وفائے غیر اک دن
سلاست تو اگر ہے اور میں ہوں

قسم کھا کر چلا ہوں آج گھر سے
کہ ترا سنگِ در ہے اور میں ہوں

انہیں خط لکھ لیا ہے میں نے لیکن
تلاشِ نامہ بر ہے اور میں ہوں

شبِ غم کاٹنے والوں میں شامل
یہ اک شمع سحر ہے اور میں ہوں

تری خاطر یہ ہے آپہنچی ہے نوبت
کہ دشمن کا گھر ہے اور میں ہوں

میں اُن کو دیکھتا ہوں مجھ کو محفل
ہزاروں کی نظر ہے اور میں ہوں

گرا ہوں جب سے میں تری نظر سے
زمانے کی نظر ہے اور میں ہوں

شبِ فرقت قمر یوں کٹ رہی ہے
ستاروں پر نظر ہے اور میں ہوں

عدو نے در سے پوچھا تھا وہ بولے
جلالی کا قمر ہے اور میں ہوں



نہ جانے کتنے سرائے جہاں سے گزرے ہیں
طرح طرح کے مسافر یہاں سے گزرے ہیں

خدا دکھائے نہ وہ وقت جب قفس کے اسیر
نظر جھکائے ہوئے گلستاں سے گزرے ہیں

جفائیں پوچھیے تنکوں پہ برق و صرصر کی
یہ حادثے نظر باغباں سے گزرے ہیں



آنکھ کے آنسو پہ دل گھبرا گیا
خیر ہو کشتی میں پانی آگیا

سبزہ خط دیکھ کر اتر گیا
حسن والے حسن پر حرف آگیا

پُر شش، غم پہ جو موقہ پاگیا
میں سرے سے داستاں دھراگیا

صبح دم چہرے پہ گیسو آگیا
دن نکلتے ہی اندھیرا چھاگیا

ترے وعدے پر تبسم کے نچار
اب میں سمجھا ہوں کہ دھوکہ کھا گیا

واقعاتِ سوزِ شامِ غم نہ پوچھ
سرد آہوں سے پسینہ آگیا

لائے تھے تینے کہ بجلی گر پڑی
بے بنے ہی آشیاں کام آگیا

اب کسے تکتے ہو اٹھ کے طور پر
تھا جو جلوہ حضرت موسیٰ آگیا

عق سے کہہ آئے جو کہنا تھا ہمیں
تم بتاؤ تم سے کیا پوچھا گیا

طور کی برباد مٹی ہوئی
آپ کا کیا حضرت موسیٰ گیا

ہر طرح ٹالی گئی وعدے کی شب
بال کاڑھے آئینہ دیکھا گیا

ہجر کی شب میں نے وہ نالے کئے
آسمان تک اے قمر تھر آگیا



قطعہ

عزیز گھر سے جو میت مری اٹھا کے چلے
 اشارے غیر سے اس دشمن وفا کے چلے
 دکھا کے میرے جنازے کو مسکرا کے کہا
 بتوں نے بات نہ پوچھی تو اب خدا کے چلے

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



آہ بھر کے یاد کرتے ہو ہر افسانے کے ساتھ
تم نے کیوں کی تھی محبت ایسے دیوانے کے ساتھ

زُلفِ پابندِ کشاکش کیوں ہوئی شانے کے ساتھ
ٹھوکریں زنجیر بھی کھاتی ہے دیوانے کے ساتھ

وہ ادا ساقی کی دیکھی ہے جھلک جانے کے ساتھ
پڑ گئی چکر میں توبہ میری پیانے کے ساتھ

آس بندھ کر ٹوٹ جاتی ہے مجھے رونا یہ ہے
آپ ہنس دیتے ہیں وعدے پر قسم کھانے کے ساتھ

بزمِ ساقی میں نظر نیچی کئے بیٹھا ہوں میں
تھک گئی ہے آنکھ پھرتے پھرتے پیانے کے ساتھ

یہ تو اے ظالم ہوا جاتا ہے دعوے کا ثبوت
ترا انکارِ ستم محشر میں شرمانے کیساتھ

خیر پروانے کو منہ دیکھی محبت ہی سہی
شمع سے تو یہ بھی نہ ممکن ہے پروانے کے ساتھ

حضرتِ ناصح نصیحت تو سر آنکھوں پر مگر
آپ بھی تو کچھ سمجھتے جائیں سمجھانے کے ساتھ

جب ست توبہ کی ہے ملتی ہی نہیں وہ صحبتیں
چھٹ گئے یارانِ مے خانہ بھی مے خانے کے ساتھ

اب زمانے میں کوئی اہلِ وفا ملتا نہیں
کیا وفا بھی دفن کردی میرے دفنانے کے ساتھ

دشتِ وحشت میں کسی کو ہم بھی دیکھ آئیں ہیں کل
کچھ بگولے پھر رہے تھے ترے دیوانے کے ساتھ

پھول پر رونق نہیں آتی بلا سبزہ قمر
حُسن کی فطرت ہے خوش رہتا ہے بیگانے کے ساتھ



قطعہ

مزه ہے حشر میں دونوں ہوں بے بلائے ہوئے
 ہم ان کے ساتھ میں ہوں بے بتائے ہوئے
 خدا کے آگے سوال و جواب سے پہلے
 وہ پوچھیں کون ہو تم ہم کہیں ستائے ہوئے

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



کس یاس سے مرے ہیں مریض انتظار کے
قاتل کو یاد کر کے قضا کو پکار کے

مقتل میں حال پوچھو نہ مجھ بے قرار کے
تُم اپنے گھر جاؤ چھری پھیر پھار کے

مُرجھا گئے ہیں رات کو پھول ان کے ہار کے
لانا کوئی نسیم سحر کو پکار کے

رکتی نہیں ہے گردشِ ایام کی ہنسی
لے آنا طاق سے مرا ساغر اتار کے

جی ہاں شراب خور ہیں ہم تو جانبِ شیخ
بندے بس ایک آپ ہیں پروردگار کے

جس جا لکھا ہوا تھا مقدر میں ڈوبنا
کشتی کو موج لائی وہیں گھیر گھر کے

صیاد تیرے حکمِ رہائی کا شکریہ
ہم تو قفس میں کاٹ چکے دن بہار کے

جیسے جفا و ظلم سے کچھ واسطہ نہیں
قربان جائے نگہ شرمسار کے

ہم ان سے بات کر نہ سکے بزمِ غیر میں
شوقِ کلام رہ گیا دلِ مار مار کے

بجلی کبھی گری کبھی صیاد آگیا
ہم نے تو چار دن بھی نہ دیکھے بہار کے

کتنی طویل ہوتی ہے انساں کی زندگی
سمجھا ہوں آج میں شپِ فرقت گزار کے

میتِ قمر کی دیکھ کے بولے وہ صبح ہجر
تارے گئے گئے نہ شپِ انتظار کے



قطعہ

خوشی میں آئے تھے اہلِ وطن سے ملِ مل کر
کسے خبر تھی کہ یہ راستے ہیں مشکل کے
جوب دے گئے پاؤں یہ کوئی بات نہیں
سوال یہ ہے کہ گھر کے رہے نہ منزل کے

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



قیدیوں کو کچھ تمہارا پاس دامن گیر ہے
ورنہ یہ زنجیر کچھ زنجیر میں زنجیر ہے

صرف یہ پوچھا تھا کوئی وصل کی تدبیر ہے
ہنس کے فرمانے لگے کیا موت دامن گیر ہے

یہ جواب ان کا نہیں ہے غیر کی تدبیر ہے
نامہ بر کا کچھ بیان ہے اُن کی کچھ تحریر ہے

کون آئینے کو سمجھائے کہ یہ دل، گیر ہے
سر سے لے کر پاؤں تک بالکل مری تصویر ہے

میں نے کیا چاہا تھا تم کو ان جفاؤں کے لئے
خواب تو ایسا نہ تھا ج طرح کی تعبیر ہے

او کماں والے تری رسوائی کا ہے کتنا ڈر
چارہ گر سے میں نہیں کہتا کہ دل میں تیر ہے

تم مرے سینے پہ اپنا ہاتھ تو کھ دو زرا
دردِ دل پھر بھی نہ اچھا ہو تو یہ تقدیر ہے

جیتے جی دیوانہ کیسو سے تو چھٹے سے رہا
عمر بھی اتنی نہیں جتنی بڑی زنجیر ہے

کل کو زنداں میں مرا جوشِ جنوں رسوا نہ ہو
آپ پہلے دیکھ لیں ٹوٹی ہوئی زنجیر ہے

اس میں دل کی خطا کیوں دل سے برہم ہو گئے
کھینچتے کھینچتے ہی ک،ھنچے گا تیر آخر تیر ہے

قبر میں رکھ کر عزیز و اقربا یہ کہہ گئے
ہم یہیں تک ساتھ تھے آگے تری تقدیر ہے

اے قمر پچھتاؤ گے ان کو دیکھا کر آئینہ
مٹہ پہ کہہ دے گا تمھاری چاند سی تصویر ہے



قطعہ

ملا نہ مجھ سا جو اہل وفا تو کیا ہوگا
 ترس کے رہ گیا شوق جفا تو کیا ہوگا
 حضور کو فقط اپنے شباب پر ہے غرور
 اگر شباب دغا دے گیا تو کیا ہوگا !

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



بڑھی جاتی ہے رسوائی جنوں فتنہ سامان کی
تمہیں دامن میں رکھ لو دھجیاں میرے گریباں کی

صدائے آہ سُن سُن کر مریض سوز و پنہاں کی
سحر تک تھر تھرائی لو چراغِ شام ہجراں کی

یہی فطرت ہے گردستِ جنوں فتنہ سامان کی
کرے گا بختیہ گری کب تک گریباں کی

نوازش ہے یہ سب دستِ جنوں فتنہ سامان کی
کہ اب صورت بھی پہچانی نہیں جاتی گریباں کی

نہ جانے آج کل کس حال میں ہے ان کا دیوانہ
خبر کوئی بیاباں سے نہیں آتی بیاباں کی

ہمارے سامنے آنے کو وہ سو بار آئے تھے
مگر کیا کیجئے قسمتِ بری تھی چشمِ حیراں کی

نہ دیتے خیر کاندھا دو قدم کو ساتھ تو دیتے
تم اتنا ہی سمجھ لیتے کہ میت ہے مسلمان کی

چمن کو چھوڑ کر صحرا میں جا بیٹھا ہے دیوانہ
گلستاں کے نہ کام آئی کہ مٹی تھی بیابان کی

دل ویراں سے کیا سوز نہاں جائے گا اے ہمد
کہ مشکل سے بچا کرتی ہے آگ اکثر بیاباں کی

سنبھل کر آئینے کو دیکھنا او دیکھنے والے
تری زلفوں میں صورت ہے مرے حال پریشاں کی

ہمیں اے باغباں کیوں باغ کا مالک نہیں کہتا
سروں کو بیچ کر قیمت ادا کی ہے گلستاں کی

قمر محفل کبھی کی بھر گئی اور وہ نہیں آئے
ستارے راہ کب سے تک رہے ہیں ماہِ تاباں کی



قطعہ

تم ہم سے جو کتراتے ہوئے پھرتے ہو
 کیا غیر کے بھکائے ہوئے پھرتے ہو
 یہ حُسن زیادہ سے زیادہ دو دن
 جس حُسن پہ اترائے ہوئے پھرتے ہو

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



یہ روزِ حشر کا اور شکوہِ وفا کے لئے
خدا کے سامنے تو چُپ رہو خدا کے لئے

الہی وقت بدل دے میری قضا کے لئے
جو کوستے تھے وہ بیٹھے ہیں اب دُعا کے لئے

بھنور سے ناؤ بچے تیرے بس کی بات نہیں
خدا پہ چھوڑ دے اے ناخدا خدا کے لئے

ہمارے واسطے مرنا تو کوئی بات نہیں
مگر تمہیں نہ ملے گا کوئی وفا کے لئے

ہزار بار ملے وہ مگر نصیب کی بات
کبھی زباں نہ کھلی عرضِ مدعا کے لئے

کوئی ضرور ہے دیدارِ آخری میں نقاب
ہزار وقت پڑے ہیں تری وفا کے لئے

مجھے مٹا تو رہے ہو مائل بھی سوچو
خطا معاف ترس جاؤ گے وفا کے لئے

وہ جان کر مجھے تنہا مری نہیں سنتے
کہاں سے لاؤ زمانے کو التجا کے لئے

مرے جلے ہوئے تنکوں کی گرمیاں توبہ
کھلا ہوا ہے گریباں گل ہوا کے لئے

مریض کتنا تھا خوددار جان تک دے دی
مگر زبان نہ کھلی عرضِ مدعا کے لئے

وہ ابتدائے محبت وہ احتیاطِ کلام
بنائے جاتے تھے الفاظ التجا کے لئے

زرا مریضِ محبت کو تم بھی دیکھ آؤ
کہ منع کرتے ہیں چارہ گر اب دو کے لئے

قمر نہیں ہے وفا دار خیر یونہی سہی
حضور اور کوئی ڈھونڈ لین وفا کے لئے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



قطعہ

سمجھ لی ہے بہاروں میں نگاہِ آسمان میں نے
نہ ہونے دی چمن کی بات کم اے باغباں میں نے
فلک پر بجلیوں نے جتنے دن گرنے کی مشقیں کیں
بنا کر رکھ دیا اتنے دنوں میں آشیاں میں نے

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



ہزاروں فریاد کر رہے ہیں مگر کسی پر نظر نہیں ہے
وہ محو ہیں آئینہ میں ایسے کہ ان کو اپنی خبر نہیں ہے

مریضِ فرقت کا ہے یہ عالم کہ شام سے کچھ خبر نہیں ہے
وہ دیکھنے آئیں گے سحر کو یہاں امیدِ سحر نہیں ہے

خوشی تویہ ہے جواب آیا مآلِ پیشِ نظر نہیں ہے
لفافہ قاصدِ سیلے لیا ہے لکھے ہوئے کی خبر نہیں ہے

دوا سے بیمارِ غم کو صحت کہیں ہوئی ہے کبھی سنا ہے
یہ آخری وقت ہے دعا کا ضرورتِ چارہ گر نہیں ہے

تجلیوں کی یہ انتہا ہے کہ دیکھنے والے دم بخود ہیں
ہر اک کی آنکھوں کے سامنے ہے مگر مجالِ نظر نہیں ہے

سرہانے میت کے کہہ رہے ہیں کہا سنا تم معاف کردو
وہ دل میں شاید سمجھ گئے ہیں یہ واپسی کا سفر نہیں ہے

تم آکے سینے پہ ہاتھ رکھ دو مسیحا کہنے لگے کی دنیا
طیب یہ کہہ کے جا رہے ہیں دوائے دردِ جگر نہیں ہے

نہ شاد ہو شامِ غم کے مارے کہ کاٹ لی تو نے ہجر کی شب
کسی کے رُک کی تجلیاں ہیں یہ روشنیءِ سحر نہیں ہے

مری لرزتی ہوئی زبان سے سوالِ شامِ وصال سُن کر
یہ کہہ کے وہ چل دئے ادا سے تری دعا میں اثر نہیں ہے

بھلا تغافل کی انتہا ہے وہ مجھ کو غیروں سے پوچھتے ہیں
یہاں لحدِ ہوگئی برابر وہاں ابھی تک خبر نہیں ہے

بُری گھڑی پھر بُری گھڑی ہے ہزار امیدِ اقربا ہو
دل اس قدر ہے قریب لیکن شریکِ دردِ جگر نہیں ہے

مرض بھی تم نے سمجھ لیا ہے مجھے خبر ہے طیب ہو تم
مگر اب اس کا علاج کیا ہو علاجِ دردِ جگر نہیں ہے

چھپا کے داغ، جگر کو میں نے فضول ان سے ضدیں بڑھائیں
میں کہہ رہا ہوں قمر ہوں میں ہی وہ کہہ رہے ہیں قمر نہیں ہے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



قطعہ

نبضیں چھوٹی رہتی ہیں روح روانہ ہوتی ہے
خلقت میری حالت پر اشکوں سے منہ دھوتی ہے
کیا لے کر میں آیا تھا کیا لے کر میں جاتا ہوں
جب دنیا کیوں ہنستی تھی اب دنیا کیوں روتی ہے

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



بارِ غم اے مالکِ روزِ ازل مشکل سہی
جب کوئی راضی نہیں ہوتا تو میرا دل سہی

تم کہو رسوا کیا میں یہ کہوں مشکل سہی
اس سے کیا حاصل حساب، دوستاں در دل سہی

غیر ممکن ہے کرم تو جور اے قاتل سہی
ہم سمجھ لیں گے محبت کا یہی حاصل سہی

صبر کر لیتا ہوں یہ کہہ کہہ کے ان کے عشق میں
قیس نے صدمے سے فرہاد نے مشکل سہی

کارواں کا حشر کچھ بھی ہو انھیں منصب سے کام
نام کے رہبر تو ہیں ناواقفِ منزل سہی

یہ تری محفل سہی اب خیر ہم تیرے نہیں
خیر ہم تیرے نہیں اب یہ تری محفل سہی

تم جوان ہو کر نہ روٹھو میں نے اس دن کے لئے
کتنی رسوائی اٹھائی کس قدر مشکل سہی

ہم تو یہ کہتے ہیں کیوں تصویر میخانہ کھینچی
ہوش میں ساقی تو تھا میخوار سب غافل سہی

کم سے کم فرصت کی شب اک شغل بینہائی تو ہے
بے اثر نالے سہی فریاد لاجل سہی

وہ تو چہرے سے برس پڑتے ہیں آثارِ ملال
ضبطِ اشک دیدہء تر پردہء دارِ دل سہی

ناخدا ابرہم ہے کیوں میری ذرا سی بات پر
خیر یہ طوفان نہ ہوگا دامن ساحل سہی

میں وہاں پہنچوں نہ پہنچوں یہ رہی قسمت کی بات
کوششِ منزل تو ہے ناقابلِ منزل سہی

اپنی قسمت میں تو ہے تاریکی شامِ الم
اے قمر کیا ہم سے مطلب وہ مہ کا مل سہی

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People

☆

قطعہ

امید آج بہت کم ہے زندگانی کی
 دلِ حزیں کو تمنا ہے شادمانی کی
 بس اتنی دیر کو منہ پھیر لے پیری
 کہ ایک بار میں کھالوں قسم جوانی کی


<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



کبھی جو آنکھ پہ گیسوئے یار ہوتا ہے
شراب خانے پہ ابر بہار ہوتا ہے

کسی کا غم ہو مرے دل پہ بار ہوتا ہے
اسی کا نام غم روزگار ہوتا ہے

اکہی خیر ہو ان بے زباں اسیروں کی
قفس کے سامنے زکر بہار ہوتا ہے

چن میں ایسے بھی دو چار ہیں چن والے
کہ جن کو موسم گل ناگوار ہوتا ہے

سوالِ جام ترے مے کدے میں اے ساقی
جوابِ گردشِ لیل و نہار ہوتا ہے

ہمیں وفا پہ وفا آج تک نہ راس آئی
انہیں ستم پہ ستم سازگار ہوتا ہے

لبوں پہ آگیا دم بند ہو چکی آنکھیں
چلے بھی آؤ کہ ختم انتظار ہوتا ہے

کہاں وہ وصل کی راتیں کہاں وہ ہجر کے دن
خیالِ گردشِ لیل و نہار ہوتا ہے

جنوں تو ایک بڑی چیز ہے محبت میں
ذرا سے اشک سے راز اشکار ہوتا ہے

مرے جنازے کو دیکھا تو یاس سے بولے
یہاں پہ آدمی بے اختیار ہوتا ہے

خدا رکھے تمہیں کیا کوئی جور بھول گئے
جو اب تلاش ہمارا مزار ہوتا ہے

ہمارا زور ہے کیا باغباں اٹھالیں گے
یہ آشیاں جو تجھے ناگوار ہوتا ہے

عجیب کشمکش بحر غم میں دل ہے قمر
نہ ڈوبتا ہے نہ بیڑا پار ہوتا ہے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



قطعہ

سمجھ کے غیر مجھے اتنے پردہ دار نہ ہو
پتے بہت سے بتادوں جو ناگوار نہ ہو

تمہارے چاند سے رخ کی قسم میں ہی ہوں قمر
جگر کا داغ دکھا دوں جو اعتبار نہ ہو

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



ہم شکل کہہ دیا تھا رخِ لاجواب کا
اب آسماں پہ ہے دماغ آفتاب کا

کم کردے نور کام نہیں ہے نقاب کا
چھپتا نہیں غبار سے منہ آفتاب کا

یہ حسن ایک منظرِ دلکش کا ہے خواب
سرکار اعتبار نہ کچھ شہاب کا

آئینہ لاکے رکھ دیا آج ان کے سامنے
قاتل بنادیا نگہ انتخاب کا

کیا حال کر دیا ہے مرا مجھ کو دیکھ لو
تم کیا کرو گے اس دلِ خانہ خراب کا

وہ کیا ہیں آج ان کے فرشتے بھی آئیں گے
وعدے کی شب نہیں ہے یہ دن ہے حساب کا

کیا خوب کمسنی میں تجھے انتظارِ حشر
اور حشر منتظر ہے تمہارے شباب کا

دنیا کھڑی ہے ان کی زیارت کے واسطے
محشر بنا ہوا ہے زمانہ شباب کا

وہ بے حجاب اور بھلا میرے سامنے
یہ کہتے بند ٹوٹ گیا ہے نقاب کا

حسرت سے دیکھتا ہے طبیعوں کا منہ مریض
شاید سمجھ گیا ہے اشارہ جواب کا

صیاد سامنے سے ہٹالے زرا قفس
گھر جل رہا ہے بلبل خانہ خراب کا

پونچھے ہیں اشک دامنِ دریا سے موج نے
دیکھا گیا نہ ٹوٹ کے رونا حباب کا

شک تھا جو کافروں کو نبوت میں اے قمر
شاید میں ہی بنا تھا رسالت کا

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



قطعہ

جب کوئی مونس نہ ہو کیونکر پریشانی نہ ہو
اور پھر اس وقت جب مشکل ہو آسانی نہ ہو
سوزِ دل بے آنسوؤں کے ایک قیامت ہے قمر
اس سے پوچھو جس کا گھر جلتا ہو اور پانی نہ ہو

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



پھر اور کس نے لیا دل یہی تو ہے دسواں
کوئی ہمارے تمہارے سوا نہ آس نہ پاس

تمہیں بتاؤ گے جاؤں گا میں پھر کس کے پاس
تمہارے در پہ اگر ٹوٹ جائے گی میری آس

تمہارے سامنے ظاہر کوئی الم نہ کیا
جگر میں درد بھی اٹھا تو ہم ہوئے نہ اداس

کسی سے صورتِ دیدار بھی نہ پوچھ سکے
انہیں جو دیکھ کے آیا بجا رہے نہ حواس

اسیر چُپ ہیں تو صیاد یہ سمجھتا ہے
قفس میں اہل چمن کی بدل گئی بوباس

زمانہ کم ہے کوئی دیکھنے کو حالِ جنوں
کہ تم بھی آکے کھڑے ہو گئے ہمارے پاس

زمانہ دیکھ رہا ہے نہ جانے کیا سمجھے
مرے جنازے پہ کیوں تم کھڑے ہوئے ہو اداس

تمہارے در سے جو اٹھ کر گئے تھے دیوانے
نہ ساز گار گلستاں ہوا نہ صحرا راس

زوالِ حسن بدلتا ہے شق کی نظیریں
بچھگی جو شمع پتنگے نہ آئے شمع کے پاس

میں کس امید پہ اے باغباں رکھوں تنکے
تری بہارِ چمن آئی ہے کبھی مجھے راس

اب اس مقام پہ ہوں میں ستم تو کیا ہے
ترے کرم کا بھی ہوتا نہیں مجھے احساس

میں کس امید ہی اب آرزوئے دیدکروں
کہ مانتا نہیں ترے مشاہدے کو قیاس

ادائے حق وفا کو لحد پہ دو آنسو
بجھانے آئے تھے شبنم سے تم زمیں کی پیاس

قمر زوال میں اپنے بھی چھوٹ جاتے ہیں
چھپا نہ تھا تو شعاعیں تھیں آفتاب کے پاس

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



قطعہ

رہا اسوقت تک ترے اسیر غم نہیں ہوتے
 کہ جب تک ایک ہی مرکز پہ دو عالم نہیں ہوتے
 بگڑ بیٹھے کہ سیدھے گیسوں کے خم نہیں ہوتے
 ذرا سی الجھنوں پہ اس قدر برہم نہیں ہوتے

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



رازِ دل کیوں نہ کہوں سامنے دیوانوں کے
یہ تو وہ لوگ ہیں اپنوں کے نہ بیگانوں کے

وہ بھی کیا دور تھے ساقی ترے مستانوں کے
راستے راہ کا کرتے تھے میخانوں کے

بادلوں پر یہ اشارے ترے دیوانوں کے
غلڑے پہنچے ہیں کہاں اڑ کے گریبانوں کے

راستے بند کیئے دیتے ہو دیوانوں کے
ڈھیر لگ جائیں گے بستی میں گریبانوں کے

نہ اذال دیتا نہ ہوشیار برہمن ہوتا
در تو اس شیخ نے کھلوائے ہیں بتخانوں کے

آپ دن رات سنوارہ کریں گیسو تو کیا
کہیں حالات بدلتے ہیں پریشانوں کے

منع کر گری شبنم پہ نہ یہ پھول ہنسیں
لالے پڑ جائیں گے اے بادِ صبا جانوں کے

کیا زمانہ تھا ادھر شام ادھر ہاتھ میں جام
صبح تک دور چلا کرتے تھے پیانوں کے

وہ بھی کیا دن تھے ادھر شام ادھر ہاتھ میں جام
اب تو رستے رہے یاد نہ میخانوں کے

آج تک تو مری کشتی نے نہ پائی منزل
قافلے سینکڑوں گم ہو گئے طوفانوں کے

خاکِ صحرا پہ لکیریں ہیں انھیں پھر دیکھو
کہیں یہ خط نہ ہوں لکھے ہوئے دیوانوں کے

دیکھیے چرغپہ تارے بھی ہیں کیا بے ترتیب
جیسے بکھرے ہوئے ٹکڑے مرے پیانوں کے

ہاتھ خالی ہیں مگر ملکِ عدم کا ہے سفر
حوصلے دیکھئے ان بے سرو سامانوں کے

سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں جو کعبے میں قمر
ایسے ہوتے ہیں نکالے ہوئے بُت خانوں کے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



قطعہ

تبسم ان کا ہے تصویر گل فشانہ کی
 خوشی کے روز ہیں راتیں ہیں شادمانی کی
 کہیں بھی نکلت گل کی طرح قرار نہیں
 اڑائے پھرتی ہے ان ہوا جوانی کی



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



شمع محفل سے لو لگائی ہے
کیا پتنگے کی موت آئی ہے

اس لئے آرزو چھپائی ہے
منہ سے نکلی ہوئی پرانی ہے

روح آنکھوں کے در پہ آئی ہے
آخری ان کی پیشوائی ہے

فطرتِ برق اب میں سمجھا ہوں
آگ جب آشیاں تک آئی ہے

لاکھ ترکِ تعلقات سہی
بات کرنے میں کیا برائی ہے

توڑ ڈالا یہ کہہ کے آئینہ
میری تصویر کیوں بنائی ہے

جب کسی نے کیا ہے ذکرِ وطن
جانے کس کس کی یاد آئی ہے

ہنس کے کہنا شبِ وصال ان کا
آپ نے شمع کیوں جلائی ہے

سامنے دو قدم پہ ہے منزل ہے
اور مسافر کو نیند آئی ہے

روزِ شبنم چمن میں اتنی ہے
آتشِ گل کبھی بجھائی ہے

اے قفسِ والوں کچھ صبا سے کہو
فصلِ گل کا پیام لائی ہے

آنکھ کے تیل میں شمع ہے کہ چراغ
روشنی کس بلا کی پائی ہے

سینہ چیرا گیا ہے غنچے کا
 بوئے گل جب چمن میں آئی ہے

سُن کے ارمانِ دل قمر سے کہا
 کاہے کو تیری موت آئی ہے

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
 for Real People



میں محبت چھوڑ دوں دیکھو یہ فرمانا ذرا
کس کو سمجھاتے ہو نا صح ان کو سمجھانا ذرا

کہہ رہے ہو کل نہ تھے ہم محفلِ اغیار میں
چاہتے ہو جن کو تم اُن کی قسم کھانا ذرا

فاتحہ پڑھنے لحد پر آئیں گے کل سب عزیز
بات رہ جائے میری تم چلے آنا ذرا

تجھ کو اے واعظ نہیں ہے میری توبہ کا یقیں
وہ پڑے ہیں سامنے ساغر اٹھا لانا ذرا

یہ بہاریں چاندنی کی اور یہ تاروں کی سیر
اے قمر کس سے کہوں ان کو بلالانا ذرا



آج دیوانے کچھ ایسے ترے در سے گزرے
 نہ تو کانوں سے سنے تھے نہ نظر سے گزرے
 بد گمانی مرے صیاد کی توبہ توبہ
 سینکڑوں شک مری اک کنہش پر سے گزرے
 ان کا کہنا کہ اب جاؤ خدا کو سوچا
 ہائے وہ لمحے جو کچھ قبل سفر سے گزرے

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



یہ دردِ ہجر اور اس پر سحر نہیں ہوتی
کہیں ادھر کی تو دنیا ادھر نہیں ہوتی

نہ ہو رہائیِ قفس سے اگر نہیں ہوتی
نگاہِ شوق تو بے بال و پر نہیں ہوتی

ستائے جاؤ نہیں کوئی پوچھنے والا
مٹائے جاؤ کسی کو خبر نہیں ہوتی

نگاہِ برق علاوہ مرے نشین کے
چمن کی اور کسی شاخ پر نہیں ہوتی

قفس میں خوف ہے صیاد کا نہ برق کا ڈر
کبھی یہ بات نصیب اپنے گھر نہیں ہوتی

صفائی رہ ملک عدم کا کیا کہنا
کسی کے پاؤں پہ گردِ سفر نہیں ہوتی

منانے آئے ہو دنیا میں جب سے روٹھ گیا
یہ ایسی بات ہے جو درگزر نہیں ہوتی

پھروں گا حشر میں کس کس سے پوچھتا تم کو
وہاں کسی کو کسی کی خبر نہیں ہوتی

کسی غریب کے نالیے ہیں آپ کیوں چوٹے
حضور شب کو اذانِ سحر نہیں ہوتی

یہ مانا آپ قسم کھا رہے ہیں وعدوں پر
دلِ حزیں کو تسلیٰ مگر نہیں ہوتی

جگر کو تھام کے آئے ہو تم نے دیکھ لیا
کسی کی آہ کبھی بے اثر نہیں ہوتی

تمہیں دعائیں کرو کچھ مریضِ غم کے لئے
کہ اب کسی کی دعا کارگر نہیں ہوتی

بس آج رات کو بیمار دار سو جائیں
مریض اب نہ کہے گا سحر نہیں ہوتی

قمریہ شامِ فراق اور اضطرابِ سحر
ابھی تو چار پہر تک سحر نہیں ہوتی

www.HallaGulla.com



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



قطعہ

شب کو مرا جنازہ جائے گا یوں نکل کر
 رہ جائیں گے سحر کو دشمن بھی ہاتھ مل کر
 روئیں گے دیکھ کر سب بستر کی ہر شکن کو
 وہ حال لکھ چلا ہوں کروٹ بدل بدل کر

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



شاید کچھ آگے آگئے کوئے بُناں سے ہم
اب یاد کر رہے ہیں بھٹکے کہاں سے ہم

نکلے تھے جانے کیسی گھڑی گلستاں سے ہم
ایسے چھٹے کہ پھر نہ ملے آشیاں سے ہم

رودادِ حُسن و عشق سنائیں کہاں سے ہم
شرمائیں گے حضور کہیں گے جہاں سے ہم

مجبور ہو کے ہاتھ میں ساغر اٹھا لیا
جب تنگ آگئے ستم آسماں سے ہم

تھی اتفاقِ وقت ملاقات راہ کی
جانے وہ آرہے تھے کہاں سے کہاں سے ہم

کچھ اس قدر ہے اِن دنوں پابندیِ قفس
ذکرِ چمن بھی کر نہیں سکتے زباں سے ہم

بس اسقدر ہیں ترکِ محبت کے واقعات
کچھ بد گمان سے وہ ہوئے کچھ بد گمان سے ہم

اچھا تو اب فسانہ سہی حسن و عشق کا
اول سے تم سناؤ کہیں درمیاں سے ہم

رودادِ حسن و عشق زمانہ غلط کہے
نام اپنا کاٹ دیں جو تری داستان سے ہم

افسانہ الم پہ وہ یہ کہہ کے سو گئے
اب تنگ آئے ہیں تری داستان سے ہم

عرضِ کرم بھی جرم ہے اس کی خبر نہ تھی
سرکار کچھ بھی اب نہ کہیں گے زبان سے ہم

صیاد کچھ دن اور ہماری خطا معاف
واقف نہیں ہوئے ابھی تیری زبان سے ہم

دیوِ حرم بھی ہوں گے مگر ہم کو کیا خبر
اُٹھ کر کہاں گئے ہیں ترے آستان سے ہم

بدلیں طرح طرح سے زمانے نے سرخیاں
لیکن جدا ہوئے نہ تری داستاں سے ہم

اب سوچتے ہیں مفت میں مٹی ہوئی خراب
آئے تھے کیوں زمیں پہ قمر آسمان سے ہم



نہ جاؤ گھر ابھی تو رات ہے بادل بھی کالے ہیں
ازاں سمجھے ہو تم جس کو کسی بے کس کے نالے ہیں

ہزاروں وعدہ شب اس نے اس صورت میں ٹالے ہیں
کبھی مہندی لگائی ہے کبھی گیسو سنبھالے ہیں

مریض سوز و غم اے چارہ گر کب بیچنے والے ہیں
کہ ہر آنسو کی رنگت کہہ رہی ہے دل میں چھالے ہیں

نہ پوچھیں آپ دیوانوں سے شام و صبح کا عالم
یہ کیا جانیں کہ دنیا میں اندھیرے ہیں اجالے ہیں

تری نیچی نظر ظالم مسیحا بھی ہے ظالم بھی
ہزاروں کو جلایا ہے ہزاروں مار ڈالے ہیں

مریضوں کا دم آنکھوں میں ہے وہ ہیں محو آرائش
وہاں ہونٹوں کی لالی ہے یہاں جانوں کے لالے ہیں

ہجومِ حشر کو گھبرا کے مجھ سے پوچھتے کیا ہو
ستایا ہے جنہیں تم نے یہ وہ فریاد والے ہیں

عیادت کو جو روز آتے ہو اس کا شکر یہ لیکن
کبھی سوچا قضا کے وقت تم نے کتنے ٹالے ہیں

تو ہی اے ضبطِ غم ایسے میں غم کی آبرو رکھ لے
بھری محفل ہے اور آنکھوں میں آنسو آنے والے ہیں

نہ جانے حشر کیا ہو رہر و راہِ محبت کا
ہے منزل دور سر پر شام ہے پاؤں میں چھالے ہیں

ہوا کچھ تم کو اپنے ظلم کا محشر میں اندازہ
خدا کے سامنے جتنے ہیں سب فریاد والے ہیں

ہمارا کارواں اب تک تو منزل پر پہنچ جاتا
مگر یہ راستے میں پیچ تو رہبر نے ڈالے ہیں

بہاروں کی خبر سُن کر نفس میں رو تو دیتا ہوں
کسی سے یہ نہیں کہتا مرے پر کاٹ ڈالے ہیں

جہاں ہم آجے یہ پردہ ظلمات ہے شاید
کہ تاریکی یہیں رہتی ہے دنیا میں اجالے ہیں

محبت میں نظر آتا نہیں اہل محبت کو
کہ دنیا میں اندھیرے چھا رہے ہیں یا اجالے ہیں

قمر تسبیح پڑھے جارہے ہیں سوئے بُت خانہ
کوئی دیکھے تو یہ سمجھے بڑے اللہ والے ہیں



رستے میں غیر مل گئے یا رات ہوگئی
اُن کے لئے کوئی نہ کوئی بات ہوگئی

ان کی طرف سے ترک ملاقات ہوگئی
ہم جس سے ڈر رہے تھے وہی بات ہوگئی

آنسو تھمے تو آنکھوں میں بات ہوگئی
میخانے جیسے کھل گئے برسات ہوگئی

آئینہ دیکھنے میں نئی بات ہوگئی
ان سے ہی آج ان کی ملاقات ہوگئی

طے ان سے روزِ حشر ملاقات ہوگئی
اتنی سی بات کتنی بڑی بات ہوگئی

کم ظرفی حیات سے تنگ آگیا تھا میں
اچھا ہوا قضا سے ملاقات ہوگئی

دن میں بھٹک رہے ہیں جو منزل کی راہ سے
یہ لوگ کیا کریں گے اگر رات ہوگئی

آئے ہیں وہ مریضِ محبت کو دیکھ کر
آنسو بتا رہے ہیں کوئی بات ہوگئی

اچھا ہو تم مرے رونے پہ ہنس دیئے
کہنے کو عمر بھر کے لئے بات ہوگئی

اب دشمنوں کی مجھ سے کرتے ہو شکایتیں
جب دشمنوں کی مجھ سے ملاقات ہوگئی

تھا ارو کون پوچھنے والا مریض کا
تم آگئے تو پریش حال ہوگئی

اے بلبلِ بہارِ چمن اپنی خیر مانگ
صیاد و باغباں میں ملاقات ہوگئی

جب زلف یاد آگئی یوں اشک بہہ گئے
جیسے اندھیری رات میں برسات ہوگئی

گلشن کا ہوش اہل جنوں کو بھلا کہاں
صحرا میں پڑ رہے تو بسر رات ہوگئی

در پردہ بزمِ غیر میں دونوں کی گفتگو
اُٹھی ادھر نگاہ ادھر بات ہوگئی

کب تک قمر ہو شام کے وعدے کا انتظار
سورج چھپا چراغ جلے رات ہوگئی



یہ برق کو ندی پھرتی ہے کیوں زمانے میں
کوئی کمی تو نہیں مرے آشیانے میں

تمام رات کٹی اشک ہی بہانے میں
خدا رکھے تجھے او بیوفا زمانے میں

یہ کیسے بڑھ گئیں رسوائیاں زمانے میں
کہ اب تو ہم ترے آنے میں ہیں نہ جانے میں

کسی کو اپنا بنائے نہ اس زمانے میں
کہ چاٹ کھاتا ہے انسان دوستانے میں

فریب سب نے دیا راستہ بتانے میں
حرم میں رند تھے زاہد شراب خانے میں

ہمیں تو راس اسیری ہوئی نہ آزادی
قفس سے بڑھ کے مصیبت ہے آشیانے میں

خیال آتا ہے رہ رہ کے برق گرنے پر
کہ پھول کا ہے ک رکھ رکھ تھے آشیانے میں

سجا کے آیا ہوں صیاد ایک اک تنکا
دعائیں دے گا رہے گا جو آشیانے میں

میں دشمنوں کی وفائیں تمام بھول گیا
مگر وہ چوٹ جو کھائی ہے دوستانے میں

جلی ہوئی سء جو یہ شاخ آرہی ہے
اسی پہ تھے مرے تینکے کسی زمانے میں

خلاف منزل مقصد نگاہ بھی دل بھی
کے شریک کروں راہ بھول جانے میں

ہمیں سے بڑھ گئی رونق دعائیں دے ساقی
وگر نہ خاک ہی اڑتی شراب خانے میں

جوان ہوتے ہی اللہ چرغ پر ہے دماغ
فلک سے مشارے ہونے لگے ستانے میں

ہمارے خواب کی تعبیر باغباں کیا ہے
قفس کی تتلیاں دیکھی ہیں آشیانے میں

مالِ عشق سنو تو سہی نہ شرماؤ
تمھارا نام نہیں ہے مرے فسانے میں

تماشہ دیکھنے دے ناخدا تلاطم کا
ابھی تو دیر ہے کشتی کے ڈوب جانے میں

قمر سا ہلِ وفا تم کو مل نہیں سکتا
چراغ لے کے بھی ڈھونڈھو اگر زمانے میں



مری فصلِ گل نہ ہوئی کیا، مرا باغباں نہ ہوا تو کیا
مجھے اعتبارِ قفس تو ہے اگر آشیاں نہ ہوا تو کیا

مرے واقعات وفا ہیں وہ کہ جہانِ عشق سمجھ گیا
مرا نام مصلحتاً اگر سرِ داستاں نہ ہوا تو کیا

مجھے اب چمن سے غرض ہے کیا کہ اسیرِ کجِ قفس ہوں میں
مرا آشیاں جو ہوتا تو کیا مرا آشیاں نہ ہوا تو کیا

یہ جگر پہ ہاتھ یہ آنکھ نم کہو بات کون سی چھپ گئی
جو مری زبان سے فسانہ شبِ غم بیاں نہ ہوا تو کیا

سرِ چرخ چاند بھی چھپ گیا سرِ شام شمع بھی بجھ گئی
شبِ ہجر کٹ گئی اے قمر کوئی مہرباں نہ ہوا تو کیا



قطعہ

برنگ سبزہ مجھے پایمال کردو گے
 بعینہ میرا نرگس کا حال کردو گے
 تمھاری کم سنی میں میں نے پالیے کیا پھل
 جوان ہو کے مجھے کیا نہال کردو گے

<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People



نہ رو اے شمع پروانوں کا نازک دل نہیں ہوتا
یہ دیوانے ہیں مر جان انہیں مشکل نہیں ہوتا

بس اب چپکے رہو منصور کی بابت نہ کھلواؤ
محبت اتنی بھر دیتے ہو جتنا دل نہیں ہوتا

خدا رکھے تمہارا غم تو کیا عالم سما جائے
زرا سا دل سمجھتے ہو زرا سا دل نہیں ہوتا

الہی ڈوب جان ای کھا ہے کیا مقدر مس
ادھر جاتی ہے کشتی جس طرف ساحل نہیں ہوتا

ازل سے محو ہوں آئینہ دل کی صفائی میں
ترے قابل بناتا ہوں ترے قابل نہیں ہوتا



قطعہ

مجھی پہ ختم سب اپنے کمال کردو گے
 یہی ستم ہیں تو کیا میرا حال کردو گے
 بڑھا بڑھا کے جفائیں جھکا ہی دو گے کمر
 گھٹا گھٹا کے قمر کو ہلال کردو گے



<http://www.hallagulla.com/urdu/>

Virtual Home
for Real People